اشیائے ضرورت

کا اسلامی معیار

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

(صحیح بخاری)

امّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اشیائے ضرورت کا
اسلامی معیار

اُمِّ عبد منیب

www.KitaboSunnat.com

ناشر:
مشربۂ علم و حکمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مشربہ علم وحکمت محفوظ

کتاب اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار

اہتمام محمد عبید غیب

ناشر مشربہ علم وحکمت

اشاعت اول ۱۴۱۸ھ

اشاعت دوم رمضان ۱۴۲۵ھ

قیمت [redacted].00

ملنے کا پتہ:

☆ مشربہ علم وحکمت (دار الشکر) 0300-4270553

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور پاکستان

☆ المكتبة السلفية:

(4 شیش محل روڈ لاہور پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخن وضاحت	5
مقصدِ حیات	7
اشیائے ضرورت	11
یکساں بنیادی ضروریات	13
کسبِ حلال	15
رزاقِ حقیقی کے لئے اظہارِ تشکر	20
ذاتی ملکیت	26
کن اشیائے ملکیت میں کثرت	28
کم از کم اشیائے استعمال	33
رحمتِ عالم ﷺ کا گھریلو سامان	36
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس	44
سادگی اور سلیقہ	48
اشیائے ضرورت کے اسلامی معیار سے انحراف کے نتائج	67
نمود و نمائش	57
شہرت پسندی	58
غرور و تکبر	59
فخر	59
دنیاوی متاع کی غلامی	59
ناجائز آمدنی	60
حسد و کینہ	60
شیخی بگھارنا	61

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخل	61
اسراف	61
تبذیر	62
خود فریبی	62
خرچ در خرچ	63
دن کا چین، رات کی نیند حرام	63
جسمانی و اخلاقی بربادی	64
ذکر الٰہی سے غفلت	65
ایک لاعلمی	65
رہبانیت یا زہد ؟	67
صحابہ کرام کی اشیائے ضرورت	68
شوپیس اور آرٹی فیشل اشیاء	73
آرائش کے بارے اسلام کا نظریہ	76
مزاج میں نفاست	77
ایمان کا جمال اور نفاست	77
اعمال کا جمال	78
نفس کا جمال	78
اسلام کی آرائش یا حسن	79
نمائش	80
آرائشی پردے، قالین، بستر	81
ایک خاتون کا نقطۂ نظر	89
مطلوبہ معیار کو اپنانے کے لیے	92
داعی اور اشیائے ضرورت	99

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنِ وضاحت

اسلام کی بنیادی تعلیمات کا مقصد انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کو سکون اور مسرتِ دوام سے ہمکنار کرنا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اشیائے ضرورت صرف اس حد تک اختیار کرنی چاہییں۔ جہاں پہنچ کر انسان اخروی زندگی کی فلاح کے مقصد سے غفلت کا شکار نہ ہو۔ جس موڑ پر آ کر اشیائے ضرورت انسان کو اپنے پنجے میں جکڑ کر فرائض سے غافل کر دیں ان سے رُک جانا بہتر ہے۔ یہی سوچ درج ذیل موضوع کی ترتیب کا باعث بنی۔

اس کتاب کے تمام مندرجات کا تعلق حلال وحرام یا جائز و ناجائز کے نقطۂ نظر سے نہیں بلکہ دنیاوی ساز و سامان کے بے لگام رجحان کو صحیح رُخ دینے کے لئے لکھا گیا ہے، لہٰذا اسے اسی خیال سے پڑھا اور سمجھا جائے۔ حقیقت یہی ہے کہ موت کے بعد ہم نے اپنے ہر لمحے اور ہر چیز کا حساب اللہ رب العزت کے حضور پیش کرنا ہے۔

فَلَوْ اَنَّا اِذَا مِتْنَا تُرِكْنَا

لَكَانَ الْمَوْتُ رَاحَةَ كُلِّ حَيّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلٰكِنَّا إِذَا مِتْنَا بُعِثْنَا

وَنُسْأَلُ بَعْدَهُ عَنْ كُلِّ شَيْئٍ

''اگر مرنے کے بعد ہمارا حساب کتاب نہ ہوتا تو موت ہر انسان کے لیے راحت کا پیغام ہوتی لیکن (اصل مشکل تو یہ ہے) کہ مرنے کے بعد ہمیں اللہ کے ہاں حاضر ہونا ہے اور ہر (چھوٹی بڑی) چیز کے بارے میں ہمارا حساب ہوگا۔

(از قیامت کی ہولناکیاں۔ص ۲۹۔عبدالملک الکلیب)

۱۴۱۶ھ۔ام عبدِ منیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصدِ حیات

﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ﴾ (الملک ۲۰)

"وہ برکت والی ذات (اللہ تعالیٰ) ہے اس پوری کائنات (ملک) کا وہ ہی مالک ہے۔ ہر چیز پر مکمل گرفت حاصل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے۔ تم میں سے کون اچھے اعمال کا مظاہرہ کرتا ہے اور وہ ہستی سب پر غالب (معزّز) اور بخشنے والی ہے۔"

ہم کیوں پیدا ہوئے؟

ہماری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟ اس اہم سوال کا جواب ہمیں اس اللہ وحدہٗ لاشریک سے ملتا ہے۔ جس نے ہمیں پیدا کیا۔ بصارت، سماعت، ذکاوت، عطا کی۔ عقل وشعور اور فکر وتدبّر بخشا، بے گنت خلیوں میں آباد جذبات ومہیجات کے جزیرے عطا کئے۔ تصور، خیال، قیاس، تجسس اور یادداشت جیسی بے پناہ صلاحیتیں عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں۔ اچھے اور برے اعمال میں فرق کرنے والی خصوصی صلاحیتِ تمیز عطا فرما کر اس کو استعمال کرنے کی آزادی عنایت فرمائی اور اسی خصوصیتِ اعلیٰ کی بنا پر ہمارے سروں پر دوسری مخلوقات کے مقابلہ میں افضل واکرم ہونے کا تاج رکھا......

ہماری زندگی کا اصل مقصد ہمارے اعمال کا امتحان ہے۔ گویا ہماری زندگی اور موت کے سفر کا ہر قدم اور ہر منزل ہمارے اعمال کی کھیتی ہے۔

مرکزِ امتحان میں داخل ہونے سے پہلے ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ احسان کیا کہ اچھے اور برے اعمال کی تمام معلومات فراہم کرنے والا نصابِ تعلیم وتربیت بھی عطا فرمایا تاکہ کسی کو یہ شکایت نہ ہو کہ امتحان سے پہلے ہمیں اچھے اور برے اعمال کی تفصیل مہیا نہیں کی گئی۔

اس نصابِ تعلیم وتربیت کا اسم مقدس ہے۔ الکتاب، الفرقان، القرآن المجید۔

خود ہم انسانوں کے مقررہ اصولِ امتحان میں بھی یہی مسلمہ اصول کارفرما ہے کہ امتحان لینے والے (ممتحن) اور امتحان دینے والے دونوں اسی نصاب کے دائرۂ حدود میں رہنے کے پابند ہوتے ہیں جو اس وقت کے محکمۂ تعلیم نے ترتیب دیا ہوتا ہے۔

اللہ غفور رحیم نے ہم پر مزید احسان فرمایا کہ اس نصابِ خیر وشر کی تعلیم وآگاہی کے لئے ہمیں ایسا بے مثال، مہربان وشفیق، ایسا رؤف الرحیم، ایسا صادق وامین، معلمِ اعظم عطا فرمایا، جس کی مخلص ومحسن، افضل واکمل ہستی نے اچھے اعمال واقوال کے عملاً (سنت) اور قولاً (حدیث) ایسے لازوال نقوش قائم فرمائے۔ جن کی شعاعوں کی تابندگی پر وقت کی سیاہ چادریں اثر انداز ہوسکتی ہیں نہ مخالف آندھیوں کا گرد وغبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی روشنی کو دھندلا سکتا ہے۔ امتحان لینے والی مہربان ہستی نے امتحان کے میزان کا اصول بھی واضح فرما دیا کہ

﴿وَمَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر: ۷)

"رسول جو کچھ تمہیں دیں اسے قبول کرلو اور جس سے روکیں رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ کی گرفت انتہائی سخت ہے۔"

عقل و فراست کے فریب یا وقت کے کسی مادی، سائنسی، تکنیکی علوم کے ماہر اکثریت سے خراجِ تحسین حاصل کرنے والے سے مرعوب ہو کر اچھے اور برے اعمال کے معیار کو اس کی رائے کا غلام بنانے کے بجائے نبی الخاتم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وضاحت کردہ معیار ہی قابلِ قبول ہوگا، اور اس امتحان کے نتیجہ پر ہی خوش نصیبی یا بدنصیبی کا کل دارومدار ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اشیائے ضرورت کی اہمیت اگر ہے تو اتنی ہی جتنی کہ ہمیں ہمارے نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ میں ملتی ہے جس کے نقوش صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گھروں اور رہن سہن میں ملتے ہیں، انہی کی مختصر جھلک آپ کو ان اوراق میں ملے گی۔۔

مشاہدہ گواہ ہے کہ آج بھی ایسے مومن متقی موجود ہیں جو زندگی کی آسائشوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق اپنے نام محفوظ کر لینے کو اثمِ عظیم سمجھتے ہیں۔ آج بھی ایسے اہلِ وفا ہیں جو اپنے عہدِ وفا کلمہِ طیبہ کا صرف زبان سے ہی ورد نہیں کرتے بلکہ اپنے اعمال و اقوال سے اس کا اظہار کرتے ہیں۔

تعیرنا انا قلیل فی عدیدنا
فقلت لہا ان الکراما قلیل

''میری بیوی نے کہا لوگ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ہم تعداد میں تھوڑے ہیں میں نے جواب میں کہا! اچھے لوگ ہمیشہ ہی تھوڑے ہوا کرتے ہیں''۔

اللہ جل شانہ کا فقیر طالبِ اعمالِ خیر

محمد مسعود عبدہٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیائے ضرورت

ضرورت ضرر سے بنا ہے جس کے معنی نقصان کے ہیں۔یعنی ایسی چیز جس کے نہ ہونے سے ضرر اور نقصان ہو۔لہٰذا اشیائے ضرورت وہ ہیں جو دنیا میں رہنے اور رب کا حقیقی بندہ بننے کے لئے ناگزیر ہیں۔اگر وہ نہ ہوں تو انسان کے ایمان یا جان کو واقعی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

انسان کی اشیائے ضرورت کیا ہیں ،اس کا دوٹوک جواب کوئی کبھی نہیں دے سکا۔زیادہ سے زیادہ عوام کی زبان میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ انسان جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے یا حاصل کرسکتا ہے ،اسے وہ اپنی بنیادی ضرورت ہی تصور کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانی خواہشات کو اس طرح بیان کیا ہے۔

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِخَیْرٍ مِّنْ ذَالِکُمْ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ط وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌ م بِالْعِبَادِ﴾(آل عمران ۱۴-۱۵)

''لوگوں کے لئے مرغوباتِ نفس عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کا سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانہ ہے وہ اللہ کے پاس ہے کہو میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہوگی۔ پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے روّیے پر گہری نظر رکھتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ دنیوی سامان اور زینت وتفاخر کی خواہش انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے خود رکھی ہے، اس لئے اس سے مکمل طور پر کنارہ کش ہو جانا خلافِ فطرت ہے۔ اسلام اسے کچلنے کی بجائے تقویٰ اور خشیت سے اس کی نوک پلک سنوارنے کے آداب سکھاتا ہے۔

سورہ کہف میں اپنے باغات واموال پر اترانے والے.. اور اپنے باغات واموال کو عطیہِ الٰہی سمجھنے والے دو ذہنوں کی عکاّسی کی گئی ہے، جس پر غور کرنے سے ہم بخوبی جان سکتے ہیں کہ ایمان باللہ سے متصف افراد کی سوچ دنیاوی ساز وسامان کے معاملے میں کیا ہونی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکساں بنیادی ضرورت

دین اسلام نے ہر شخص کے لیے یکساں اشیائے ضرورت کا تعیّن نہیں کیا، کیونکہ شہریت، مزاج، پیشہ، عمر، صنف اور معاشی حالات کے اعتبار سے ہر شخص کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں، البتہ تین ضروریات ایسی ہیں جو ہر فرد کے لئے یکساں اہمیت رکھتی ہیں، ان کی نشان دہی رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمائی:۔

ابن آدم کے لیے ان چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حق میں نہیں، آدمی کو تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا، بغیر سالن کے روٹی اور پانی اور سر چھپانے کے لئے مکان''۔

(سنن ترمذی، وقال حدیث۔ صحیح...... بحوالہ ریاض الصالحین باب فضل الزہد فی الدنیا...... ح ۴۸۲)

اس کی تشریح کرتے ہوئے امام ابنِ حزم کہتے ہیں:

☆ لباس جو جاڑے اور گرمی سے محفوظ رکھے اور ستر پوشی کا کام دے۔

☆ غذا ایسی ہو جو باعزّت زندگی قائم رکھے، صحت کو محفوظ رکھے اور مرض وضعف سے بچائے۔

☆ رہائش گاہ اتنی مضبوط ہو کہ تیز آندھی میں برقرار رہے اور گرمی اور دھوپ سے بچائے، ان حقوق میں غلام آزاد، مرد، عورت، جائز و ناجائز، پیدائش والا سب شامل ہیں۔ (سیرت ابنِ حزم از عبدالحلیم اُویس)

گزشتہ نصف صدی میں روٹی کپڑے اور مکان کا نعرہ سیاسی کوچہ گردوں نے خوب استعمال کیا۔ کیمونزم نے اسے مقصود قرار دے کر دیگر عوامل کو انہیں حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا اور یہ تسلیم کرلیا کہ انسان کے اس دنیا میں جینے کا اور بسنے کا مقصد محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹ پوجا ہے لیکن اسلام میں انسان کا مقصدِ زندگی عبادتِ الٰہیہ ہے۔ اس زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنا ہے، اس کے اہم بنیادی ستون صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم رمضان اور حج ہیں (ضمیمین) روٹی کپڑا اور مکان جیسی بنیادی ضروریات اس کا صرف ضمنی پہلو ہیں۔ جنہیں محروم شخص کو مہیا کرنا ہر اسلامی حکومت کا فرض ہے۔

اشیائے صرف کا اسلامی معیار

اشیائے صرف کا بنیادی کلیہ تو صرف ایک ہے۔

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ (الاعراف-۳۱)

"کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو"۔

اسلام کی تعلیمات کو سامنے رکھیں تو ہمیں اشیائے ضرورت کا جو معیار نظر آتا ہے اس کے پانچ نمایاں پہلو ہیں۔

(۱) کسبِ حلال (2) رازقِ حقیقی کے لئے اظہارِ تشکر (3) حقِ ملکیت (4) کم از کم اشیائے ضرورت (5) سادگی اور سلیقہ۔ اسلام ان تمام پہلوؤں کو بہت وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ آیئے ان کا بالترتیب جائزہ لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1)

کسبِ حلال

اسلام نے انسان کو جانوروں کی طرح آزاد نہیں چھوڑا کہ جب جی چاہے۔ جہاں بس چلے اپنی من پسند اشیاء چرتا پھرے بلکہ اس کو ان ضوابط کا پابند بنایا ہے جو دوسروں کے حقوق کا پاس پہلے کرتے ہیں اور اپنی ضرورت کی فکر بعد میں۔ اس اصول کے مطابق اشیائے ضرورت کا بنیادی معیار کسبِ حلال ہے جس سے مطلوبہ اشیاء حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اسلام میں کسب حلال کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ قرآن پاک میں الصلوۃ، صوم اور حج کے تذکرے کے بعد کسبِ حلال کی ترغیب پر مشتمل آیات ہیں۔ دیکھیے آیات 198 البقرہ۔ 188 البقرہ۔ 10 آیت الجمعہ۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ''ایک آدمی طویل سفر کر کے ایک مقدس مقام پر اس حال میں جاتا ہے کہ اس کے بال پراگندہ ہیں، جسم اور کپڑوں پر گرد و غبار ہے، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر دعا کرتا ہے۔'' اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! اور حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام، اس کا پہننا حرام، حرام غذا سے اس کی نشو ونما ہوئی ہے تو اس آدمی کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم، کتاب الزکوۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علیٰ کل نوع من المعروف، ح ۲۳۴۹)

معلوم ہوا کہ کسبِ حلال تمام عبادات واطاعات کا جوہر ہے۔ دعا، صلوٰۃ، زکوٰۃ، حج، صوم، صدقہ سب کسبِ حلال ہی سے قبولیت پاتے ہیں۔

حدیث رسول ﷺ ہے......

''وہ گوشت اور خون جو حرام سے پرورش پائے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے''۔

(بیہقی، مشکوۃ للبانی، کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال ۲/ ۸۴۷۔ بحوالہ جنت کا بیان)

ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اشیائے ضرورت کو حاصل کرتے ہوئے معلوم کر لے کہ آیا یہ حلال ذرائع سے حاصل کی گئی ہیں یا نہیں؟ بذاتِ خود ان کا استعمال حلال ہے یا حرام؟ وہ حرام جگہ پر خرچ کی جا رہی ہیں یا حلال جگہ پر۔ حلال ذرائع سے مراد ایسا واضح اور بیّن طریقِ حصول ہے جس کی وضاحت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے مثلاً اپنی محنت وصول کرنا، بذریعہ تجارت کمانا، ذاتی ملکیت کی آمدن یا کسی کی طرف سے دیا گیا عطیہ یا ہبہ وغیرہ۔

حرام کی کمائی کے کئی چور دروازے ہیں مثلاً کسبِ حرام، سود، شراب، حرام جانوروں کے گوشت کا کاروبار کرنا، موسیقی، مصوری، اداکاری، فحاشی پھیلانے والے پیشہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ منسلک ہونا کم تولنا، منافع خوری، ذخیرہ اندوزی، سمگلنگ، دھوکہ دہی، چوری، ڈاکہ، خیانت، رسہ گیری، رشوت۔ جوا، لاٹری، انعامی سکیموں کے مختلف طریقے، جھوٹی گواہی دے کر مال حاصل کرنا یہ سب اسلام میں حرام ہیں۔ بھیک مانگ کر یا سوال کر کے جو مال حاصل کیا جاتا ہے بعض صورتوں میں وہ بھی حرام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں آتا ہے۔اس لئے آپ ﷺ نے سوال کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔فرمایا:۔
''جو آدمی لوگوں سے ہمیشہ مانگتا رہتا ہے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس منہ پر گوشت نہیں ہوگا۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب من سأل الناس تکثرا، ح۹۰)

ہر وہ شخص جو اپنے لئے صدقہ وخیرات یا زکوۃ جائز تصور کرتا ہے۔اس کی حالت یہ ہونی چاہیے کہ دین معتبر آدمی گواہی دیں کہ فلاں آدمی واقعی تین دن سے بھوکا ہے۔

(کتاب الزکوۃ، باب تحل له المسئلة، ح۲۳۰۴))

اس حدیث کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کل بازاروں ،گلیوں ،بسوں ،چوراہوں پر مختلف انداز سے مانگنے والے لوگ پیشہ ور بھکاری ہیں جو زکوۃ وخیرات کے مستحق نہیں ،اسلامی حکومت کو انہیں اس پیشے سے روکنا چاہیےاور اسلامی معاشرے کو انہیں اپنے ہاتھ سے کمانے کی ترغیب دینا چاہیے۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا ''کون سی کمائی زیادہ پاک اور اچھی ہے''؟ فرمایا'' آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور تجارت جو پاکبازی اور دیانت کے ساتھ کی جائے۔(مسند احمد)

ہمارے معاشرے کا المیہ یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ محنت کے کام کو باعثِ عار سمجھتے ہیں اور اس کی بجائے رشوت اور شفارش کے ذریعے ملازمت یا عہدہ حاصل کر لیتے ہیں اور خود بھی رشوت کی لعنت کا شکار ہو جاتے ہیں حالانکہ فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق رشوت لینے اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔(ترمذی ،ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ (الحجرات-۱۳)

''درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے''۔

تقویٰ حلال وحرام پر پابندی کا نام ہے اگر محنت کش حلال روزی حسنِ نیت سے کماتا ہے تو وہ راشی اور بدعنوان افسر سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہاتھ سے کمانا انبیاء کی سنت ہے۔ داؤد علیہ السلام لوہے کا کام کرتے تھے (صحیح بخاری، کتاب البیوع، ح۲۰۷۲) اور زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل، ح ۲۳۷۹) ہمارے رسول ﷺ نے خود بکریاں چرائی ہیں۔ آپ ﷺ کو اثنائے ہجرت راستے میں دو مزدور ملے تو آپؐ نے انہیں فرمایا ''اَنْتُمْ مُكْرَمَانِ'' ''تم باعزت ہو''۔ (مسند احمد بن حنبل)

مزدوروں کے لئے اس سے بڑی عزت افزائی اور کیا ہو سکتی ہے۔

یاد رکھنے کی بات

ہمیں اشیاء کے استعمال کے وقت یہ بھی مدِنظر رکھنا چاہے کہ یہ بذاتِ خود حلال بھی ہیں یا نہیں مثلاً سور، مردہ جانور، اور دیگر حرام جانوروں کا گوشت، حرام جانوروں کی ہڈی، چربی یا چمڑے سے بنی ہوئی مصنوعات...... لپ اسٹک، نیل پالش، نہانے کا صابن اور غیر ملکی جیلی میں عام طور پر حرام اشیاء استعمال ہوتی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے ''غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم''، مطبوعہ مشربہ علم وحکمت۔

اگر حلال چیز میں کوئی ناپاک چیز شامل ہو جائے تو وہ حرام ہو جاتی ہے۔ ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے، زیور، برتن یا دیگر مصنوعات جن پر جان داروں کی تصاویر ہوں یا غیر مسلموں کے مذہبی شعار کی تصویریں ہوں مثلاً چھ کونوں والا ستارہ (یہودیوں کے جھنڈے پر یہ ستارہ ہوتا ہے) اشوک چکر، صلیب، انگلش میں لکھے ہوئے مختلف فلمی ستاروں، کرکٹروں یا دیگر اداروں یا افراد کے نام...... غیر اسلامی تہواروں، غیر اسلامی جگہوں، مندر، بت مزار وغیرہ سے منسوب اشیائے خوردنی۔

اکثر ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی ادویات میں الکوحل یا اسپرٹ شامل کیا جاتا ہے۔ جو شراب ہی کی ایک قسم ہے لہذا استعمال میں محتاط رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2)

رازقِ حقیقی کے لئے اظہارِ تشکر

اشیائے ضرورت کو حلال ذرائع سے حاصل کرنے کے بعد ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس رب ورزاق کا شکر ادا کرے جس کی مہربانی سے اشیائے ضرورت حاصل ہوئیں۔ حرام سے بچنے کی توفیق اور حلال رزق کی نعمت نصیب ہوئی...... فی الحقیقت ہماری جسمانی قوتیں، دماغی صلاحیتیں، قلبی داعیات، دنیاوی متاع اور کائنات میں موجود مرتب و منظم اشیاء سب اللہ کی ملکیت ہیں، اس نے ہمیں یہ نعمتیں امانتاً دی ہیں تا کہ ہم اس "مَتَاعٌ اِلٰی حِیْن" سے فائدہ اٹھائیں۔ اس رازقِ حقیقی کے شکر کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم ان نعمتوں کا استعمال اس کی رضا مندی کے مطابق کریں...... اللہ کے لئے حمد و شکر کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ کتابِ حکیم کی تلاوت کی نعمت نصیب ہونے پر "بسم اللہ" کے بعد مسلمان جس آیت کی تلاوت کرتا ہے وہ "الحمد للہ رب العلمین" ہے اور اسی کا اعادہ دن میں پانچ مرتبہ صلوٰۃ کی ہر رکعت میں کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت، تندرستی، علم، مال، اولاد، خوردونوش، لباس و مکان، امارت و منصب کوئی بھی نعمت نصیب ہو۔ انسان کو اس کی قدر کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا چاہئے جو ان نعمتوں کا حقیقی متصرف ہے..... ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کرے گا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

﴿لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (التکاثر۔ پارہ ۳۰)

''پھر ضرور تم سے ان نعمتوں کے بارے میں اس روز جواب طلبی کی جائے گی''۔

نبی اکرم ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے ''قیامت کے روز کسی شخص کے پاؤں ایک جگہ سے تب تک نہ ہل سکیں گے جب تک کہ وہ ان چار چیزوں کے بارے میں جواب نہ دے لے۔(1) اپنی عمر کے بارے کہ کہاں اس کو برباد کیا۔(۲) اپنی جوانی کی بابت کہاں اس کو صرف کیا۔(۳) اپنے مال سے متعلق، کہاں خرچ کیا، کیسے کمایا؟ (۴) اپنے علم کے بارے کہ کتنا اس پر عمل کیا۔ (جامع ترمذی)

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی طرف سے جو کلمہ سب سے زیادہ محبوب ہے وہ ''الحمد للّٰہ'' ہے، یہی کلمہ اللہ نے سب سے پہلے بندے آدمؑ کی زبان پر ان میں رُوح پھونکنے کے بعد جاری فرمایا...... اظہارِ تشکر انبیائے کرام کا خصوصی امتیاز ہے، جس کا ذکر قرآن پاک میں کئی جگہ ملتا ہے۔ رسولِ رحمت ﷺ کا اسوۂ حسنہ حمد کے اسلوب کے ساتھ اس کے الفاظ بھی مہیا کرتا ہے، آپ ﷺ ہر نعمت کے استعمال کا آغاز ''بسم اللّٰہ'' سے کرتے اور آخر میں ''الحمدللّٰہ'' فرماتے۔ مثلاً کپڑا پہننے کا آغاز ''بسم اللہ'' سے کرتے اور آخر میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَوَنِی''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے۔ اسی طرح ہر نعمت کے حصول اور استعمال پر نعمت عطا کرنے والے اللہ کی یاد اور اظہارِ تشکر سے بھرپور کلمات ادعیہ ماثورہ کی صورت حدیث میں محفوظ ہیں۔ جنہیں ہر مسلمان کو یاد رکھنا اور پڑھنا چاہیے۔

تحفظ نعمت

اظہارِ تشکر کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو تلف ہونے سے بچایا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کے تحفظِ نعمت کے بارے میں واضح ارشادات ملتے ہیں مثلاً

☆ بچوں کو قتل نہ کرو، چھپا کر نہ ظاہر۔ (مسلم شریف)............ بچے اللہ کی نعمت ہیں پھر ان سے جان چھڑانا کفرانِ نعمت نہیں ہے تو کیا ہے؟

☆ دستر خوان سے نیچے گرے ہوئے روٹی کے ریزے چن کر اٹھا لو نا معلوم برکت کس حصے میں ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الاطعمہ، ح ۶۰۰) (تاکہ گری ہوئی نعمت ضائع نہ ہو۔)

☆ برتن کے ساتھ کھانے پینے کی چیز لگی ہو تو اسے چاٹ لو۔

(مسلم۔ کتاب الاطعمہ باب استحباب لعق الاصابع والقصعۃ، ح ۵۹۷)

تاکہ نعمت کا قلیل حصہ بھی ضائع نہ ہو۔ چائے، دودھ یا مشروب کا کچھ حصہ برتن یا پلیٹ میں چھوڑ دینا یا پھل کا کچھ حصہ چھلکے کے ساتھ رہنے دینا نعمت کی ناشکری ہے۔

☆ انگلیوں کے ساتھ لگا ہوا کھانا بھی چاٹ لو (مسلم) تاکہ رزق کا آخری ذرہ بھی ضائع نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اَبْلِ وَ اَخْلِقْ۔ پہنو اور پرانا کرو۔(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ما یدعی من لبس ثوبا جدیدا، ح ۷۹۲)یعنی جب تک کپڑا استعمال کے قابل ہے اسے استعمال کرو۔

چار چیزیں غنیمت سمجھو۔

(۱) جوانی، بڑھاپے سے پہلے (جوانی نعمت ہے اسے عیش وعشرت میں غرق کرنے کی بجائے تقویٰ سے سجانا چاہیے۔)

(۲) تندرستی، بیماری سے پہلے (تندرستی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد مستعدی سے ادا کیے جا سکتے ہیں۔ بیماری میں انسان حقوق ادا کرنے کی بجائے دوسروں پر بوجھ بن جاتا ہے۔لہٰذا اسے عبادت اور خدمتِ خلق میں صرف کرنا چاہیے۔)

(۳)زندگی موت سے پہلے (زندگی نیک اعمال کا بیج بونے کا عرصہ ہے ختم ہو گیا تو پھر ہاتھ نہ آئے گا لہٰذا نیک اعمال کے بیج بونے چاہییں تاکہ بعد از زندگی اس کا ثمر حاصل کیا جا سکے۔)

(۴)فراغت تنگ دستی سے پہلے (اپنا مال اسراف وتبذیر کی بجائے ''فی سبیل اللہ'' مصارف میں خرچ کرنا چاہیے محتاجی میں انسان اس نیکی سے محروم رہ جاتا ہے)

(مشکوۃ، کتاب الرقاق، فصل دوم، عن عمر رضی اللہ عنہ)

☆ ایک دفعہ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی بکری مرگئی۔انہوں نے باہر پھینک دی۔آپؐ نے فرمایا!''اس کا چمڑا اُتار لینا تھا، حلال جانور مردہ بھی ہو تو اس کا چمڑا دباغت کے بعد پاک ہو جاتا ہے''۔(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ) جانور مر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو قابلِ استعمال حصہ کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیے۔

☆ کھانے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو پورا ڈبو کر باہر پھینک دو اور چیز استعمال کرلو (بخاری، کتاب الطب، ح ۵۷۸۲۔ باب اذا وقع الذباب فی الاناء) یہ نعمت کو ضیاع سے بچانے کا طریقہ ہے۔

☆ بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں کیونکہ عام طور پر گھروں میں آتی جاتی ہے (مسلم) ورنہ اکثر چیزیں ضائع کرنا پڑتیں۔

☆ مردوں کو حکم دیا ''داڑھی بڑھایا کرو'' (صحیح مسلم۔ کتاب اللباس والزینہ) داڑھی مردانہ وجاہت وحسن کا باعث ہے اسے ختم کرنا اللہ کی نعمت ضائع کرنا ہے۔

☆ اپنے ورثا کو محتاج چھوڑ کر جانے کی بجائے خوشحال چھوڑ کر جاؤ (دیکھیے مسلم ح ۱۶۲۸) تاکہ پس ماندگان دوسروں کے دست نگر نہ رہیں۔ اسی لئے تمام مال ''فی سبیل اللہ'' دینے سے منع فرمایا کیونکہ یہ بھی نعمت کا ضیاع ہے۔

☆ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''۔

(بخاری۔ کتاب فضائل القرآن، ح ۵۰۲۷)

قرآن پاک دنیا کی تمام نعمتوں کا سردار ہے۔ اسے سیکھنے اور سکھانے کی نعمت سے محروم رہنا بہت بڑی بدقسمتی ہے اور قرآن جیسی نعمت کو ضائع کر کے خود کو جہالت کے اندھیروں میں پھینکنا ہے۔

☆ مسواک کیا کرو یہ منہ کو پاک کرنے والی چیز ہے (نسائی)......کیونکہ مسواک سے دانتوں کی صفائی، پائیداری اور کارکردگی بڑھ جاتی ہے لہٰذا دانتوں جیسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت کو ضائع ہونے سے بچانے کا نسخہ بتایا گیا۔

☆ دودھ دینے والی بکری کو مت ذبح کرو۔ (مسلم طویل حدیث نمبر ۶۱۰)..... دودھ دینے والا جانور پہلے ہی انسان کو نفع پہنچا رہا ہے اس کو ذبح کرنا اس کا فائدہ ختم کرنے کے مترادف ہے۔

☆ رسول اکرم ﷺ جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو تاکید کرتے کہ پھل دار درخت نہ کاٹنا نہ ہی کھیت کو آگ لگانا۔ (صحیح مسلم)

کھیت اور درخت اللہ کی وہ نعمت ہیں جو انسان اور حیوان کی غذائی ضروریات پوری کرتے ہیں لہٰذا انہیں تلف کرنا اللہ کی نعمت اور رزق ضائع کرنا ہے۔

غرض اللہ کی دی ہوئی کسی بھی نعمت کو ضائع کرنا اور بے جا خرچ کرنا ممنوع ہے تاکہ اللہ کے تشکر کا اظہار پورے طور پر ہو سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(3)

ذاتی ملکیت

اسلامی حوالے سے اشیائے ضرورت کا تیسرا معیار ذاتی ملکیت ہے، جیسا کہ آغاز میں بتایا گیا ہے کہ دنیاوی ساز و سامان کی چاہت انسان کی فطرت میں شامل ہے۔اس لئے انسان سے اس فطرت کو کچلنے کا مطالبہ کرنا اسے مزید اُلجھنوں میں گرفتار کرنا ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیاوی متاع پرحقِ ملکیت کی اجازت دی ہے۔ساتھ ہی اس کے استعمال کے قواعد وضوابط بھی بتادیئے ہیں تاکہ انسان کے اندر فخر، تکبر، ریا اور کفران کے جراثیم پیدا نہ ہوں۔ مال ایک ایسی ضرورت ہے جس کے بغیر زندگی بسر ہو ہی نہیں سکتی ۔ارشاد ہے:۔

﴿وَاَمۡوَالَـكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ قِيٰمًا﴾ (النساء ۵)

اور تمہارے وہ اموالی جنہیں اللہ نے تمہارے لیے قیامِ (زندگی) کا ذریعہ بنایا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "مال ایک خوشنما چیز ہے اس کے لئے جو اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اور حق کے ساتھ خرچ کرے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یحذر من زہرۃ الدنیا والتنافس فیھا۔ ح،۱۵۵)

انسان جس طرح اپنے قولی و فعلی اعمال میں خود مختار بنایا گیا ہے اسی طرح مالی اعمال میں بھی خود مختار بنایا گیا ہے تاکہ وہ اسے جیسے چاہے حاصل کرے، جہاں چاہے جب چاہے خرچ کرے۔ بعض لوگ مال اور مال کے ذریعہ حاصل ہونے والی اشیاء کو حکومت کے سپرد کرنے کی بات کرتے ہیں لیکن ہمیں قرآن پاک اور حادیث سے کوئی ایسی نص نہیں ملتی، اور یہ ہے بھی حقیقت کہ

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران ۹۲)

''تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔''

یہ اعزاز تب ہی حاصل ہو سکتا ہے جب انسان خون پسینے سے حاصل کی ہوئی دولت اللہ کے لئے قربان کر دے، اسی کا نام ایثار ہے۔ جس معاشرے میں انسان کی اپنی محنت کا پھل دوسرے کی جھولی میں ڈال دیا جاتا ہے وہاں کام چوری، سستی، کاہلی، پست ہمتی اور خود غرضی تو پیدا ہو سکتی ہے لیکن ایثار، خلوص اور باہمی ہمدردی کے جذبات کبھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ اسلام کا قانونِ معیشت یہ ہے کہ فرد حلال ذرائع سے جس قدر چاہے کمائے۔ ایک حد تک اپنی ضرورت پر خرچ کرے، باقی والدین، قرابت داروں، یتیموں محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرے۔ خرچ کرنے کے بعد احسان بھی نہ جتائے کیونکہ یہ احسان نہیں صاحبِ مال کا فرض تھا البتہ صاحبِ مال سے زبردستی چھین کر یہ انفاق نہیں ہونا چاہئے بلکہ خود اس کے قلبی ادّعا اور رضا مندی کے ساتھ انفاق ظہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آنا چاہیے۔

قرآن وحدیث میں ترکہ ومیراث، زکوٰۃ وصدافت، ہبہ وبیع کے تفصیلی احکام ذاتی ملکیت کی نہ صرف ترغیب دیتے ہیں بلکہ اس کی حد بندی بھی نہیں کرتے ۔اکثر صحابہؓ ایسے تھے جن کے پاس باغات، اموال، مویشی، غلام، مالِ تجارت، زرعی زمینیں، مکانات اور درہم ودینار کی فراوانی تھی لیکن وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی دریغ نہ کرتے تھے۔

کن اشیائے ملکیت میں کثرت؟

یاد رہے کہ فراوانی کا یہ معاملہ اس مال سے متعلق ہے جو اپنی مالی حیثیت برقرار رکھے، ایسی اشیاء جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی قیمت گرا دیتی ہیں وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔مثلاً برتن، فرنیچر، کپڑے، جدید مصنوعات وغیرہ۔کیونکہ خریدنے کے بعد ان کی اصل قیمت وصول نہیں ہو سکتی نہ ہی ان پر کوئی منافع وصول کیا جا سکتا ہے لیکن مویشی، زیورات، تجارت کی غرض سے خریدی گئی اشیاء، مکان اپنی اصل قیمت یا منافع پر فروخت ہو سکتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں ایسی ملکیتی اشیاء جو آمدنی کا ذریعہ بن سکتی ہوں، ان کی اسلام نے تحدید (حد بندی) یا تعدید (گنتی) مقرر نہیں کی۔بشرطیکہ ان سے "حق اِلسَّائل دالمحر وم" کی ادائیگی ہوتی رہے، جس کی مندرجہ ذیل مختلف صورتیں ہیں۔

زکوٰۃ

کم از کم وہ سالانہ صدقہ جو اک خاص حدِ نصاب پر خاص شرح کے حساب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازماً ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ادا نہ کیا تو اللہ کی نافرمانی اور اسلامی حکومت کی غداری کا سبب ہو گا، زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے تمام مال حرام ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک میں متعدد جگہ پر زکوۃ کا حکم دیا گیا ہے۔

صدقہ

نصاب کا تعین کیے بغیر فرد اپنی مرضی سے جتنا چاہے اللہ کی راہ میں خرچ کرے صدقہ کہلاتا ہے۔ البتہ صدقۂ فطر واجب ہے جسے ہر عید الفطر پر صاحبِ خانہ کو زیرِ کفالت افراد کی طرف سے ادا کرنا ہوتا ہے۔

نذر یا منّت

صدقہ کی وہ مقدار جس کا عہد انسان خود اپنی مرضی سے اللہ سے کرے اسے بہر صورت ادا کرنا پڑتا ہے۔

وقف

کسی فی سبیل اللہ مدّ میں اپنی ملکیت کا کچھ یا کل حصہ ہبہ کرنا یا ملکیت اپنی رکھ کر آمدنی فی سبیل اللہ خرچ کرنا، ایسی جائیداد فروخت کر سکتے ہیں نہ کسی کو ہبہ، نہ وراثت کے طور پر تقسیم۔

قرضِ حسنہ

ایسا قرض جس پر نہ سود لیا جائے نہ خدمت لی جائے۔ نہ احسان جتایا جائے دباؤ ڈالا جائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ﴾ (البقرہ:۲۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو اسے ہاتھ کھلنے تک مہلت دو۔"

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے "کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ اسے قیامت کے دن کی تکلیفوں سے نجات دے گا تو وہ مفلس کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساقات ح ۳۹۸)

ھبہ:

اپنی کسی ملکیتی چیز کو دوسرے کے ملکیتی حقوق میں دے دینا۔ ہر امیر غریب اور اپنے بیگانے کو ہبہ کیا جا سکتا ہے لیکن بیویوں کو یا اولاد کو ہبہ کرنے میں برابری اختیار کرنے کا حکم ہے۔ (دیکھیے صحیح مسلم، ح ۱۶۷۵، باب اکراھیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبہ)

ھدیہ

کسی کو تحفۃً کوئی چیز دینا۔ اس کی ترغیب رحمتِ عالم ﷺ نے اس طرح دی "آپس میں ہدیئے بھیجا کرو، یہ دلوں کا کینہ ختم کر دیتے ہیں۔" (صحیح بخاری)

"تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے، چاہے وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو"۔ (مسلم کتاب الزکوۃ، باب الحث علی الانفاق واکراھۃ الاحصاء، ح ۲۲۷۷)

اعانت

کسی کو جس قسم کی مدد کی ضرورت ہو اس کی ویسی ہی مدد کرنا مثلاً بے گھر کو مکان بنا کر دینا، غریب طلبہ کی فیس ادا کرنا۔

رمنحہ۔عاریت

کسی کو وقتی طور پر اس کی ضرورت دور کرنے کے لئے اپنی چیز دینا۔ قرآن پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جولوگ عاریتاً چیز نہیں دیتے ان کی مذمت کی گئی ہے

﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ (الماعون: ۷)

''اور وہ برتنے کی چیزیں نہیں دیتے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا'' چالیس عادتیں بہت اچھی ہیں۔ان میں اعلیٰ درجے کی عادت دودھ دینے والی بکری کسی ضرورت مند کو مستعار دینا ہے تاکہ وہ دودھ سے فائدہ اٹھائے جو ثواب کی امید سے ایسا کرے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔'' (بخاری کتاب الھبہ ،باب فضل المنیحہ ،ح ۲۶۳۱)

عاریت کی چیز لینے والے کو ہدایت کی گئی کہ (عاریت والی چیز) سے فائدہ اٹھا کر لازماً مالک کو لوٹائی جائے'' (ترمذی)

عمریٰ

کسی بے گھر کو رہنے کے لئے تاحیات مکان دے دینا۔

(دیکھیے کتاب الھبات، باب العمریٰ)

دوسروں پر خرچ کرنے اور ان کے لئے ایثار کے یہ مالی طریقے ہیں۔اسلام میں تو یہ بھی ہے کہ ایک ہی بار اتنی زیادہ چیز نہ خرید لیں کہ دوسرے ضرورت مند کو ڈھونڈنے پر مل ہی نہ سکے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ ہر روز مذبح خانے جاتے اور جس کو دوسرے دن بھی گوشت خریدتے دیکھتے اسے سرزنش کرتے اور فرماتے ''تو نے اپنے چچیرے بھائی اور پڑوسی کے لیے کفایت کیوں نہ کی۔

(تاریخ ابن عمر از ابن جوزی۔ باب ۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو خرچ کرنے کی یہ تمام صورتیں اس لئے بتائی گئی ہیں کہ مال سے صرف اس کا مالک ہی فائدہ نہ اٹھائے بلکہ پورا معاشرہ اس فائدہ میں شامل ہو۔ محروم شخص کو احساسِ محرومی نہ رہے، اور صاحبِ مال کی فطری تسکین کے لئے حقِ ملکیت اور اختیار بھی مالک ہی کے پاس رہے، اگر خرچ کرنے کی ان صورتوں پر عمل نہ کیا جائے تو بخل، حرص، ارتکازِ زر اور جلبِ منفعت پیدا ہوتی ہے جو انسان کے لئے گناہ بھی ہے اور وبال بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(4)

کم از کم اشیائے استعمال

اسلام میں اشیائے ضرورت کا چوتھا معیار کم از کم اشیائے استعمال ہے۔ جس کا اصل سرچشمہ رحمت دو عالم ﷺ کا یہ ارشاد ہے۔

''دنیا میں ایسے رہ جیسے کہ تو پردیسی ہے یا راستہ چلتا مسافر۔''

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی کن فی الدنیا.....ح:۶۴۱۶)

ہم جانتے ہیں کہ عقل مند وہی ہے جو سفر میں کم سے کم سامان ساتھ لے اور مقصدِ سفر کی طرف اپنی توجہ مبذول رکھے ورنہ سامان کی کثرت ہی اسے الجھائے گی اور وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے گا۔ بے شک انسان کا مقصدِ حیات سامانِ حیات عطا کرنے والے اللہ کے احکامات کی تعمیل ہے تاکہ اپنی اصل منزل جنت کے حصول کو ممکن بنایا جا سکے۔ منزلِ آخرت کو فراموش کر کے دنیا کی رنگینوں میں کھو جانا سراسر خسارہ اور نادانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

''میرے دوستوں میں قابلِ رشک وہ ہے جو سُبک بار یعنی دنیاوی ساز وسامان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہایت ہلکا پھلکا ہو۔صلوٰۃ میں اس کا بڑا حصہ ہو،اپنے رب کی عبادت خوبی اور احسان سے کرتا ہو،اس کی روزی بقدرِ کفاف ہواور وہ صابر وقانع ہو۔''

(مسند احمد،ترمذی،ابن حبان)

ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ''میں نے ابو درداءؓ سے کہا! تم مال اور منصب کیوں طلب نہیں کرتے؟،انہوں نے جواب دیا ''میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے تمہارے آگے بڑی دشوار گزار گھاٹی ہے،اسے گراں بار یعنی زیادہ بوجھ والے آسانی سے پار نہ کرسکیں گے۔''اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے ہلکا پھلکا رہوں،اس لئے مال ،ومنصب طلب نہیں کرتا''۔

(شعب الایمان بیہقی)

ایک دن رسول اللہ ﷺ کھجور کی چٹائی پر سوئے ہوئے تھے، بیدار ہوئے تو جسم پر اس کے نشان پڑ چکے تھے ۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''ہم آپؐ کے لئے بستر کا انتظام کردیں۔'' فرمایا! مجھے دنیا سے کیا تعلّق اور کیا لینا،میرا تعلّق دنیا کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی سوار مسافر کچھ دیر سایہ لینے کے لئے کسی درخت کے نیچے ٹھہرا اور پھر اس کو اپنی جگہ چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل دیا''۔

(ترمذی ،ابن ماجہ۔حدیث حسن،ابواب الزہد،ح ۲۳۷۷)

ایک بار فرمایا''میں تم پر فقر و ناداری آنے سے نہیں ڈرتا لیکن مجھے یہ ڈر ضرور ہے کہ دنیا تم پر وسیع کردی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کردی گئی پھر تم اسے بہت زیادہ چاہنے لگو جیسے انہوں نے اس کو چاہا پھر وہ تم کو برباد کردے جیسے پہلے لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو برباد کیا تھا۔ (بخاری و مسلم کتاب الزہد والرقاق)

یہ احادیث انسان کو منزلِ آخرت کے یاد رکھنے اور دنیا سے دلچسپی نہ لینے پر اُبھارتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے کم از کم اشیائے استعمال کے لئے واضح طور پر فرمایا!

''گھر میں ایک بستر تمہارے اپنے لئے، دوسرا تمہاری بیوی کے لئے، تیسرا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کے لئے ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ ۔باب کراھتہ ماذاد علی الحاجۃ من الفراش واللباس ح،۲۰۸۴)

گویا گھر کے افراد اور مہمانوں کی ضرورت سے زائد جو کچھ بھی حاصل کیا جائے جس سے کوئی فرد فائدہ نہ اٹھا سکے، سب شیطان کا حصہ ہے۔ مزید فرمایا!

''اے ابن آدم! اپنا بچا ہوا مال خرچ کر یہی تیرے لئے بہتر ہے، اسے روک کر نہ رکھ ورنہ یہ تیرے لئے موجبِ شر ہوگا، بقدرِ ضرورت مال رکھنے پر ملامت نہیں اور انفاق کا آغاز ان لوگوں سے کر جن کی تجھ پر ذمہ داری ہے''۔

(ترمذی، ابواب الید العلیا خیر من الید السفلی، ح ۲۳۴۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، ح: ۱۰۳۶)

نبی اکرم ﷺ کے یہ ارشادات کتنے برحقیقت ہیں۔ ہم اس کا عملی زندگی میں مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ انسان زائد از ضرورت اشیاء کا جھمیلا مول لے لے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے کرائے دار حضرات اس سے خوب واقف ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جس جگہ عارضی قیام ہو وہاں کم از کم اشیاء ساتھ رکھی جاتی ہیں اور جو کچھ خریدا یا حاصل کیا جاتا ہے اسے مستقل رہائش گاہ میں جمع کرتے رہتے ہیں۔ مستقل رہائش کی آرائش پر دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ اسے ہر قسم کے پسندیدہ ساز وسامان سے آراستہ کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔انسان کی مستقل رہائش گاہ آخرت ہے۔نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَة

''اے اللہ عیش تو بس آخرت کا عیش ہے۔''

(بخاری، کتاب الجہاد، ح ۲۸۳۴۔مسلم، کتاب الجہاد، باب غزوہ الاحزاب، ح ۱۸۰۵)

آخرت کی مستقل رہائش کی تزیین اور حصول کے لئے نیک اعمال کے سرمائے کی ضرورت ہے۔جس طرح بے گھر مکان بنانے کے لئے دن رات فکرمند رہتا ہے، پیسہ پیسہ بچا کر رکھتا ہے۔اسی طرح آخرت کے گھر کے لئے چوبیس گھنٹے فکرمند رہنا چاہیے اور چھوٹے چھوٹے نیک اعمال کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔آیئے دیکھیں! ہمارے رسول ﷺ نے کم ازکم اشیائے ضرورت کے لئے ہمیں کیا معیار دیا ۔

نبی اکرم ﷺ کا کاشانہ رحمت

نبی ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کو رہائش کے لئے جو حجرے دیئے تھے ان کی لمبائی چوڑائی سات سات ہاتھ تھی ۔چھت اتنی اونچی کہ لمبے قد کا آدمی اس کی سطح پر ہاتھ لگا سکتا تھا، دیواریں کچی تھیں ۔دروازے ایک پٹ کے تھے جن میں ایک کواڑ ہوتا یا ٹاٹ کا پردہ دروازے کا کام دیتا، چھتوں پر کھجور کی ٹہنیاں ڈالی گئی تھیں ۔بارش آتی تو ان پر بالوں سے بنے ہوئے موٹے موٹے کمبل بشکل ترپال ڈال دیئے جاتے تاکہ چھت نہ ٹپکے، یہی کمرے باورچی خانہ، ملاقات کا کمرہ اور سونے کے کمرے کا کام دیتے۔ (بحوالہ صحیح بخاری)

صحابہ کرامؓ کے مکانات بھی اسی طرزِ تعمیر سے ملتے جلتے تھے۔جس کا ثبوت اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت سے ملتا ہے کہ ایک انصاری نے پکی اینٹوں کا مکان بنایا اور اس کا گنبد ذرا اونچا رکھا۔ آپ ؐ کو انصاری نے سلام کیا تو آپ ؐ نے جواب نہیں دیا۔ انصاری سمجھ گئے اور فوراً گنبد گرا کر چھت نیچی کر لی۔ جب رسول ﷺ کو پتا چلا تو فرمایا! ''ہر ضروری عمارت کے سوا تمام عمارتیں وبال ہیں۔'' (ابی داؤد)

ایک انصاری کا جذبہِ اطاعت و محبت دیکھیے۔ ذرا سی ناگواری محسوس ہونے پر اپنی نفسیاتی خواہش کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا۔ کیا ہم بھی اپنی ذاتی پسند پر فرمان رسول اللہ ﷺ کو ترجیح دیتے ہیں؟

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عہدِ رسالت میں اپنے لئے ایک گھر بنایا جو مجھے بارش اور دھوپ سے بچاتا تھا۔ اس گھر کے بنانے میں کسی نے میری اعانت نہیں کی۔ (اتنا کم خرچ اور آسان تھا) اور جب سے رسول ﷺ کی وفات ہوئی ہے میں نے اس کی مرمت تک نہیں کی۔ (یعنی ضرورت ہی محسوس نہیں کی)

(صحیح مسلم، بخاری، کتاب الاستیذان، ح ۳۶)

قرآن پاک میں مغضوب اقوام کا ایک ناپسندیدہ عمل یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ بلند و بالا اور عالی شان عمارات تعمیر کر کے ان پر اتراتے تھے دیکھیے:۔

﴿اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ آيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ﴾ (الشعراء: ۱۲۸- ۱۲۹)

''کیا تم ہر اونچے مقام پر ایک یادگار کے طور پر عمارت بناتے ہو جس کو محض فضول (بلا ضرورت) بناتے ہو اور بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے دنیا میں تم کو ہمیشہ رہنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے''۔

اسی لئے اسلام نے عمارات بنانے اور سنوارنے کی قطعاً حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ فرمایا!

''تمام مصارف فی سبیل اللہ سمجھے جا سکتے ہیں سوائے اس کے جو مکان کی تعمیر میں کیا جاتا ہے۔اس میں کوئی بھلائی نہیں ۔''

(ترمذی۔حدیث صحیح بحوالہ حاشیہ صحیح بخاری۔بہ قلم وحیدالزماں۔کتاب الاستیذان، ح ۲۵)

ان ارشادات سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حسبِ ضرورت رہائش کا حصول انسان کی بنیادی ضرورت ہے لیکن اس بنیادی ضرورت کے لئے عمر بھر کی کمائی اور مہینوں کی محنت کھپا دینا......دولت ،وقت اور توانائی کا ضیاع ہے۔شداد نے سالوں اپنی جنت تعمیر کرنے میں صرف کر دیے لیکن اندر قدم رکھتے ہی موت نے آدبوچا۔

دورِ حاضر میں لوگوں کی اسبابِ دنیا اور دنیاوی علم و ہنر کے بارے یہ کیفیت ہے کہ وہ اسے روز بروز بڑھانے میں مصروف ہیں اور دنیا کا جتنا مال ، یا علم یا عہدہ ان کے ہاتھ آتا ہے۔وہ اسے کم سمجھ کر اس کے حصول کے لیے مزید کوشش کرتے ہیں۔

غور کیجیے! اپنے ملک میں عزّت کے ساتھ گھر بیٹھ کر کمانے کے بجائے بیرونِ ممالک جانے کا رجحان.......دین کی تعلیم کے بجائے دنیاوی تعلیم پر لاکھوں روپیہ کی سرمایہ کاری کرنا ....اپنے کاروباری مراکز کی عالیشان عمارات بنانا اور اس کی تشہیر کے لیے ہزاروں روپیہ لگانا یہ سب دنیا اور مال کمانے ہی کے لیے تو ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ دینی تعلیم کے لیے صرف کلمہ پڑھنے، یا مختصر سی نماز یاد کر لینے، ناظرہ قرآن حکیم سیکھ لینے اور چند ایک اردو...... یا پھر انگریزی دینی کتب کا مطالعہ کر لینے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ دنیاوی مال کمانے کے لیے دن رات ایک کرنے والے...... عقبیٰ سنوارنے کے لیے دن بھر میں دو تین نمازیں ادا کر لینے .... کبھی مارے بندھے خیرات نکالنے....... یا جمعہ و عِیدَین میں حاضر ہونے .... یا غیر شرعی تقریبات اور رسومات میں ثوابِ دارین حاصل کرنے کے لئے شامل ہو جانے کو بہت بڑی دین داری سمجھتے ہیں۔ کتنی سچی بات کہی ہے ایک شاعر نے ......

ارىٰ اناسًا باد فى الدين قد قنعوا

ولا اراهم رضوا فى العيش بالدون

"دین کی باتوں میں تو لوگ تھوڑے کو ہی بہت سمجھ لیتے ہیں لیکن دنیا کے ساز و سامان میں تھوڑے پر راضی رہنے والا کوئی نہیں"۔

"جو دنیا میں کمی کو رو رہے ہیں۔ ذرا سے دین پر خوش ہو رہے ہیں۔"

رحمت عالم ﷺ کا گھریلو سامان

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ آپؐ بان کی چارپائی پر بغیر بستر کے لیٹے ہوئے ہیں، جس کے نشانات آپ ﷺ کے جسم پر پڑ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا "دعا فرمائیں! اللہ تعالیٰ آپ کی اُمت کو خوشحالی عطا فرمائے۔ روم اور فارس والوں کو بھی تو اللہ تعالیٰ نے فرّاخی عطا کی ہے حالانکہ وہ بت پرست ہیں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم اس پر راضی نہیں کہ ان کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کا عیش ہو اور ہمارے لئے آخرت کا ۔ (متفق علیہ۔ بخاری، کتاب المظالم، ح ۱۰۰۵)

دیکھا گیا ہے کہ عوام ان لوگوں کی تقلید کرتے ہیں جو معاشرے میں صاحب اثر و رسوخ ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت ہمارے معاشرے میں پوری طرح ظاہر ہو رہی ہے۔ ہر غریب اور عام آدمی بھی انہی ضروریات، سہولیات اور رسومات کو اختیار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے جسے ملک کا امیر ترین طبقہ یا سٹار قسم کا طبقہ اپنا رہا ہے۔ آج معاشرے میں عزت اور جی حضوری اس کی ہے جس کے پاس دنیاوی ٹھاٹ باٹھ کی کثرت ہو۔ حالانکہ مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں یہ سب قیصر و کسریٰ کی تقلید ہے۔ اسوۂ حسنہ کی پیروی ہرگز نہیں۔ نبی اکرم ﷺ "رَحْمَتُه لِلْعَالَمِين" ہیں، رسول ﴿ كَافَّةً لِّلنَّاس ﴾ ہیں، آپؐ نے اپنے لئے ایسا سامانِ زندگی اختیار فرمایا جسے معاشرے کا نادار ترین شخص بھی آسانی سے حاصل کر سکے ۔ آپؐ کے صحابہ نے بھی اسی روش کو اختیار کیا کیونکہ ان کی نظروں میں آپؐ سے محبوب اور قابلِ قدر ہستی کوئی نہیں تھی، رسول اکرم ﷺ کی نو ازواجِ مطہرات تھیں، ان میں چند ایک کی پہلے شوہروں سے اولاد بھی تھی۔ ان کے رشتہ دار بھی تھے جن کی ان گھروں میں آمد و رفت رہتی لیکن ان گھروں میں اشیائے استعمال اتنی مختصر تھیں کہ انگلیوں پر گنی جا سکیں۔ گو فتوحات کا دروازہ کھلنے کے بعد ازواجِ مطہرات نے زیادہ خرچ کا مطالبہ بھی کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:۔

﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب : ٢٩)

''اے نبی اپنی بیویوں سے کہو اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ اور دارِ آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے''۔

دراصل یہ خواتینِ محترم اپنی امت کی خواتین کے لئے نمونہ تھیں۔ کم خرچ اور دنیاوی سامان سے لاتعلقی ہی ان کے شایانِ شان تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی سامان سے اجتناب کی تلقین کے ساتھ ساتھ ان کے گھروں کا اصلی سرمایہ، اصلی وصف اور اصلی آرائش بھی بیان فرما دی جسے تلاوت آیات کہا گیا۔

﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾

(الاحزاب :٣٤)

''اور یاد رکھو! اللہ کی یاد اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کو دو چکیاں، ایک گھڑا، چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ عنایت فرمایا اور اسی قدر سامان دیگر امہات المومنین کو بھی عطا کیا تھا۔ (مسند احمد۔ جلد ٦)

یہ تو بیویوں کا معاملہ تھا، اولاد کی محبت بھی رسول ﷺ کے مقرر کردہ اصول میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حائل نہیں ہو سکی، ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے ایک غلام طلب کیا تا کہ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹا سکے۔ آپؐ نے فرمایا "فقراء و مساکین کا حق ہے۔ اس لئے میں تمہیں کوئی غلام نہیں دے سکتا"۔ بعد ازاں فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور دنیاوی کاموں میں ہاتھ بٹانے والے غلام کی بجائے آخرت میں مددگار کلمات سکھائے فرمایا! "۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰه اور ۳۴ بار اللّٰه اکبر پڑھا کرو۔" (صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر ۔ ح ۳۵۴۷)

ایک عام گھر کی ضروریات کیا ہوتی ہیں؟ اس کا اندازہ اس سامان سے بھی ہوتا ہے جو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پر ان کو دیا تھا۔ جو ایک چارپائی، ایک بستر، دو چکیوں اور ایک مشکیزے پر مشتمل تھا۔

(سیرۃ النبی مولانا شبلی رحمہ اللہ، جلد دوم)

ازواجِ مطہرات کے حجروں کے علاوہ آپ ﷺ کا ایک ذاتی کمرہ بھی تھا جس کا نام مشربہ تھا، اس میں ایک چٹائی کا بستر، چمڑے کا تکیہ، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، چند کھالیں اور مٹھی بھر جو تھے۔ (بخاری کتاب المظالم، ح ۱۰۰۵)

آپؐ کے پاس ایک ٹاٹ تھا جس پر رات کو نماز ادا کرتے اور دن کو اس پر بیٹھتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین)

پینے کے لئے آپؐ کے پاس لکڑی کا ایک ہی پیالہ تھا جو کھانے اور پینے کا کام دیتا تھا۔ یہ وہ مبارک پیالہ تھا جس میں صحابہ کی بڑی بڑی جماعتوں نے پینے کا شرف حاصل کیا۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر ۔ ح ۳۹۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہمارے ہاں ہر فرد کے لئے الگ پلیٹ، گلاس اور چمچے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔لیکن صحابہ کرامؓ ایک ہی برتن میں کھاتے اور پیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ وہ ''رُحَمَاءُ بَيْنَهُم'' کی زندہ مثال تھے۔آج الگ الگ کھانے کے برتنوں نے ہم سے باہمی محبت، ہمدردی اور ایثار چھین لیا ہے۔

غذا مبارک

ہمارے رسول ﷺ ہمیشہ پر تکلف غذاؤں سے اجتناب فرماتے تھے۔آپؐ نے عمر بھر چپاتی نہیں کھائی۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے گھروں میں دو دو ماہ تک چولہا نہ جلتا تھا۔پوچھا گیا کہ پھر کھاتے کیا تھے؟ فرمایا پانی اور کھجور۔البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسائے تھے وہ ہمیں دودھ بھیج دیتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وہ پلا دیتے۔(صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقاق، ح ۲۷۳۲)

آپؐ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے۔

''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ آلِ مُحَمَّدٍ کِفَافًا''

''یا اللہ محمد کے گھر والوں کو بقدرِ کفاف رزق دے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقاق، ح ۲۷۲۲)

آپ ﷺ کھانے کو جو ملتا کھا لیتے، کھانے میں عیب نہ لگاتے، نہ ہی ناپسند کھانے کو برا کہتے۔آپؐ ہمیشہ کھانا شکر اور عاجزی کے ساتھ کھاتے۔آپ کا فرمان ہے۔

''میں اللہ کا غلام ہوں اور غلاموں کی طرح کھانا کھاتا ہوں۔''(مسند ابو یعلیٰ)

اہلِ عجم کے امراء دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے تھے کیونکہ یہ فخر و امتیاز کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت تھی ،اس لئے اسے ناپسند فرماتے اور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ۔دستر خوان ایک میز ہوتی جس پر کھانا سجا دیا جاتا تھا،ساتھ چھری کانٹے اور طشتریاں ہوتیں جن میں ہر آدمی اپنا اپنا کھانا الگ نکال کر کھاتا۔آج کل ڈائننگ ٹیبل اسی کی جدید شکل ہے۔ آپؐ کے سامنے ایک بار اس طرح کھانا سجا کر پیش کیا گیا تو آپؐ نے ناپسند فرمایا۔ انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ام المومنین زینبؓ سے نکاح فرمایا تو ولیمہ پر بہترین کھانا کھلایا جس میں لوگوں کو اتنا روٹی اور گوشت کھلایا کہ لوگوں نے اپنی مرضی سے ہاتھ اٹھایا۔(صحیح مسلم،کتاب النکاح۔صحیح بخاری کتاب النکاح،ح ۱۵۶)

غور کیجئے کہ ہمارے بہترین کھانے اور صحابہ کے بہترین کھانے میں کتنا فرق ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس

لباس کا بنیادی مقصد ستر پوشی ،اس کے بعد موسمی اثرات سے بچاؤ اور تیسرے نمبر پر زینت ہے۔اسی ترتیب سے لباس تیار کرتے وقت اس کے فوائد مدِ نظر رکھنے چاہئیں۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس اکثر اوقات صرف ایک ہی جوڑا ہوتا تھا۔جو گاڑھے کی قمیض اور تہ بند پر مشتمل ہوتا۔زندگی میں بہت کم ایسا موقعہ آیا کہ آپؐ کے پاس ایک سے زائد لباس بھی موجود ہوتا ،آپؐ کے اہلِ خانہ کی بھی یہی حالت تھی۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ:

''ہم ازواج کے پاس اکثر پہننے کے لئے صرف ایک ایک جوڑا ہوتا تھا۔''

کم لباسی کا یہ رجحان صحابہؓ میں بھی بدرجہ اتم موجود تھا۔مشہور روایت ہے کہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا اپنی بیٹی کے گھر گئیں۔صلوٰۃ کا وقت تھا لیکن ان کے داماد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مسجد نہیں گئے۔ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اس پر ڈانٹا تو کہنے لگے۔ "مجھے ملامت نہ کیجیے۔ دراصل میرے پاس ایک ہی قمیض تھی جو رسول ﷺ نے عاریتاً لے لی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ننگے بدن مسجد جاؤں لوگ پوچھیں تو کہوں کہ میری قمیض رسول ﷺ نے عاریتاً لے لی ہے"۔

(تذکار صحابیات بعنوان شفا بنت عبداللہ)

آج ہمارا معاشرہ لباس کے معاملے میں اس قدر اسراف کا شکار ہو چکا ہے کہ آمدنیوں کا ۲۵ فیصد اسی پر خرچ ہو رہا ہے۔ میچنگ کے شوق نے جوتی، رومال، دوپٹے، زیور، پھولوں، گھڑیوں، سویٹروں تک سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ حالانکہ زیادہ سے زیادہ چند جوڑے بنائے جا سکتے ہیں اور ان میں بہتر گزر بسر بھی ہو سکتی ہے، اگر زائد از ضرورت لباس کی کوئی گنجائش ہوتی تو دلہنیں اس کی زیادہ حق دار تھیں لیکن ان کے بارے میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی سنئے۔

"میرے پاس زعفرانی رنگ کا ایک جوڑا تھا جسے لوگ شادی پر دلہنوں کے پہنانے کے لئے مستعار لیا کرتے تھے"۔ (بخاری، کتاب الھبہ، ح ۱۱۵۲)

آج بری اور جہیز میں صرف دلہن کے جوڑوں کی تعداد ستر ستر سے تجاوز کر جاتی ہے۔ جب یہ آؤٹ آف فیشن ہو جاتے ہیں تو ویسے ہی بے کار ہو جاتے ہیں۔ بری اور جہیز کی کثرت نے آج کتنی ہی لڑکیوں کو نکاح سے محروم کر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک بار ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز درست ہے؟

فرمایا! کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟ (کتاب الصلوۃ، مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ اکثر صحابہ کے پاس ایک ایک کپڑا ہی ہوتا تھا۔

کم از کم اشیائے استعمال کا یہ طریق کار جس کی وضاحت مکان، غذا اور لباس کے حوالے سے کی گئی ہے، اس کے بارے میں شاید کچھ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ صرف نادار اور مفلس لوگوں کی حالت تھی۔ اس دور میں صاحبِ جائیداد بھی کم از کم اشیائے استعمال کے طریق پر کاربند تھے۔ مثال کے طور پر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو بیعتِ عقبہ میں موجود تھے۔ تمام غزوات میں شامل ہوئے سوائے بدر کے۔ غزوۂ تبوک میں بھی شامل نہیں ہوئے جس کی مختصر رُوداد ان کی زبانی سنیئے۔

"میں اس جہاد کے زمانہ میں جتنا طاقت ور اور مال دار تھا، کسی جہاد کے موقع پر نہیں ہوا تھا۔ میرے پاس سواری کے لئے دو اونٹنیاں تھیں، درخت گھنے ہو چکے تھے، پھل پک چکے تھے، میں اپنے نخلستانوں میں گم رہا اور ہر روز یہ سوچتا کہ میرے پاس سب کچھ موجود ہے، بس کل تک لشکر سے جا ملوں گا یہاں تک کہ لشکر آگے نکل گیا۔ اور تبوک سے بھی واپس آ گیا۔ منافقین نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے جہاد سے پیچھے رہ جانے کے حوالے سے کئی جھوٹے عذر پیش کئے لیکن میں نے سچ سچ کہہ دیا کہ میری سستی اور مال کی چاہت آڑے آئی۔ آپؐ نے فرمایا "اچھا اب اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو"۔ دو آدمی اور بھی میرے ساتھ شامل تھے۔ ہم سے تمام مسلمانوں یہاں تک کہ بیوی بچوں کا مقاطعہ کرا دیا گیا۔ پچاس روز بعد اللہ نے ہماری توبہ قبول فرمائی۔ توبہ کی خوشخبری لے کر میرے پاس ایک گھوڑ سوار آیا۔ میں نے توبہ قبول ہونے کی بشارت سنانے کی خوشی میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے۔ واللہ! اس روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس ان کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تھا ۔خود عاریتاً کپڑے لے کر پہنے اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔

(صحیح مسلم ۔بخاری، باب حدثت کعب بن مالک، کتاب المغازی، ح۴۱۴)

معلوم ہوا کہ ایک امیر کبیر صحابی کے پاس بھی استعمال کے لئے کپڑوں کا ایک ہی جوڑا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادگی اور سلیقہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی تعلیمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اشیائے استعمال کا ایک وصف سادگی اور سلیقہ بھی ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو انسان کو صرف تقربِ الٰہی ہی کے آداب نہیں سکھاتا بلکہ حسنِ معاشرت، آدابِ تمدن اور جسمانی نظافت وضروریات کا مکمل منشور پیش کرتا ہے، اسلام سلیقہ اور سادگی کے وہ آداب سکھاتا ہے جو وقار اور تہذیب کے مظہر ہوں..... نبی اکرم ﷺ نے ایسا حلیہ یا انداز اپنانے سے منع فرمایا جو دوسروں کے لئے مضحکہ بن جائے۔ مثلاً

ایک جوتا پہن کر مت چلو...... کھانا کھاتے وقت اپنے سامنے سے کھاؤ.... پانی کھڑے ہو کر مت پیئو...... مجالس میں پاؤں پھیلا کر مت بیٹھو ..... مسواک کرو...... بیٹھ کر قضائے حاجت کرو...... الٹے اور چت مت لیٹو..... مریل چال مت چلو، نہ ہی اکڑ کر چلو عاجزی اور وقار کے ساتھ چلو........ بکھرے بال مت رکھو .... ناخن نہ بڑھاؤ ...... کپڑے گندے مت رکھو......... نیز ایسی الٹی سیدھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکتیں جن سے دماغی توازن کے بگاڑ کا تاثر ملتا ہو منع فرمایا۔ انتہائی خوشی کے وقت رقص کے انداز میں جھومنا، چلنا یا اٹھنا بیٹھنا.......زور زور سے قہقہہ لگانا.........غمی کے موقع پر نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا .....غصہ کے وقت چلّانا......دانت پیسنا، انگلیاں کاٹنا، پاؤں پٹخنا.......گویا شدّتِ جذبات میں بھی انسان کی حالت ایک خاص وقار اور تہذیب کی حدود سے آگے نہ بڑھے، یہی شخصیت و کردار کی پختگی کا ثبوت ہے......

سادگی کیا ہے ؟

کسی چیز کو اس کی اصل حالت پر برقرار رکھنے کا نام سادگی ہے۔ سادگی کی یہ صفت کائنات کی ہر چیز میں پائی جاتی ہے سوائے اِن اشیاء کے جن پر حضرتِ انسان غازہ و روغن کرنے پر قادر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:......"سادگی ایمان سے ہے"

(ابوداؤد، حدیث حسن، ح ۴۱۶۱۔ ریاض الصالحین باب فضل الجوع وخشونۃ العیش علی التقلیل من الماکول والمشروب والملبوس، ح ۵۱۷)

گویا جس نے سادگی ترک کی وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا، ایمان گیا تو انسان شیطان کے ہتھے چڑھ گیا، اب وہ اسے اِسراف کی طرف لے جائے یا حرام کی طرف......کثرتِ خواہش کا حریص بنائے یا حرص و ہوس کا قیدی......ایک مسلمان سادگی کے حسن سے کبھی بیگانہ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ یہ اس کے ایمان کا معاملہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا......"معاذ! عیش کوشی سے بچنا اللہ کے بندے عیش کوش نہیں ہوتے"۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

مسلمان اس دنیا میں ایک مجاہد ہے جو ہمہ وقت مصروفِ جہاد رہتا ہے کبھی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس سے جہاد کرتا ہے،کبھی معاشرے کی برائیوں سے اور کبھی میدانِ رزم میں اسلام کے معاندین اور اعداء کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہوتا ہے۔وہ زبان کے ذریعے جہاد کا فریضہ ادا کرتا ہے۔مجاہدانہ کردار کے لئے عیش وعشرت اور اس کے مظاہر مہلک ثابت ہوتے ہیں،تاریخ اس کی گواہ ہے ۔

سادگی ھشاش بشاش رھنے کا نسخہ

آج کے انسان کو آسائش و راحت کی ہر چیز مہیا ہے ،خدمتگار اور نوکر موجود ہیں۔خود کار مشینیں دستیاب ہیں ۔دولت کے انبار موجود ہیں ۔اچھی سے اچھی غذا حاصل ہے۔لیکن پھر بھی دن کا سکون اور راتوں کی نیند حرام ہو چکی ہے۔جس کا واحد سبب یہ ہے کہ انسان نے دولت اور اس کی وجہ سے حاصل ہونے والی آسائشوں کو اپنا مقصود قرار دے لیا ہے،مالی استعداد ہو یا نہ ہو،ہر انسان وہی پہننا چاہتا ہے جو فلم اور ٹی وی کے اداکاروں کو پہنے دیکھتا ہے .... بناؤ سنگھار،طرزِ تعمیر،آرائشِ مکان کا وہی طریق اختیار کرتا ہے جسے معاشرے کا دولت مند طبقہ اپناتا ہے۔آج ہر آدمی کی تگ ودو کا واحد مقصد status بنانا ہے۔اس بے جا جذبہِ معیار کی وجہ سے انسان جسمانی اور روحانی تسکین سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔نبی اکرم ﷺ نے جسمانی سکون کا جو نسخہ بتایا کاش ہم اسے آزما کر دیکھیں،فرمایا۔''سیدھے سادے رہو،میانہ روی اختیار کرو،ہشاش بشاش رہو۔(مشکوۃ)

دنیاوی مال ومتاع کی کثرت کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ ایسے شخص کو مالدار سمجھیں لیکن اسلام میں مال داری کا تصور اس کے برعکس ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے کہ:

''مال داری سامانِ دنیا زیادہ ہونے کا نام نہیں بلکہ دل کے غنا (مالداری) کا نام ہے''۔(مسلم ،کتاب الزکاۃ،باب قناعت کی فضیلت،ح ۲۴۱۹)

اظہارِ نعمت سادگی کے منافی نہیں

ایک بار ایک آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا جس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے۔آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ'' تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے''۔اس نے عرض کیا۔'' جی ہاں......زمینیں بھی ہیں ،باغات بھی ہیں''۔فرمایا تمہاری امارت کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے۔

(سنن نسائی۔ترمذی حدیث حسن باب الاستیذان والادب ،باب ماجاء ان اللہ یحب ان......)

مراد یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے وسعتِ رزق عطا کر رکھی ہو تو پھر پھٹے پرانے' پیوند لگے کپڑے پہن کر دوسروں کو اپنے محتاج ہونے کا تاثر دینا حق بات کو چھپانا ہے ......لٰہذا اللہ کی دی ہوئی نعمت سے فائدہ اٹھا کر حسبِ استطاعت اوڑھنا پہننا چاہیے ،یہ بھی اظہارِ تشکر کا ایک انداز ہے ۔

قیمتی لباس پہننا معیوب نہیں

اصل بات یہ ہے کہ لباس ساتر ہو' تراش خراش میں سادہ ہو' جو لباس ایک تقریب میں پہنا جائے اسے دوسری تقریب میں پہننے میں عار محسوس نہ کی جائے ،پہن کر دکھاوا نہ کیا جائے۔مقصد دوسروں پر اظہار برتری نہ ہو۔خود سے گھٹیا لباس والوں کو کم تر نہ سمجھا جائے۔مزاج میں تکبّر کی بجائے مزید انکساری پیدا کی جائے ،پہن کر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شکر ادا کیا جائے تو پھر قیمتی لباس پہننا معیوب نہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو چاہو پہنو، جو چاہو کھاؤ جائز ہے جب تک کہ دو باتیں نہ ہوں اسراف اور تکبر (صحیح بخاری۔ کتاب اللباس، باب ۴۴۹ قول اللہ تعالیٰ من حرم زینۃ اللہ التی ......)

ایک بار ایک شخص نے نبی رحمت ﷺ سے عرض کیا کہ "میرا جی چاہتا ہے کہ کپڑے عمدہ ہوں، جوتا عمدہ ہو، میرا گھوڑا عمدہ ہو، میری ہر چیز عمدہ ہو یہاں تک کہ کوڑا بھی عمدہ ہو کیا یہ تکبر ہے؟"

آپؐ نے فرمایا: "نہیں اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تکبر تو یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے"۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

معلوم ہوا کہ خوبصورت اور بہتر چیز کے حصول کی تمنا کرنا سادگی کے منافی نہیں بلکہ اس کا تعلق ذوق سے ہے۔ بعض لوگ طبعاً سلیقہ، صفائی اور عمدگی کا عام لوگوں کی نسبت زیادہ اہتمام کرتے ہیں .... خود رحمت عالم ﷺ کے مزاج مبارک میں صفائی اور سلیقہ کا اعلیٰ ذوق موجود تھا۔ آپؐ اپنے کپڑے خود دھو لیتے، آنکھوں میں سرمہ لگاتے، خوشبو استعمال کرتے، سر کو تیل لگاتے اور ایک ایک یوم کا ناغہ کر کے بالوں میں کنگھی کرتے۔ آج کل ہر دو منٹ بعد بال بنانا لڑکوں اور لڑکیوں کا عام طریقہ ہو گیا ہے یہ بے جا سنگھار اور بے جا نمائش ہے لہٰذا سنت رسول ﷺ کے مطابق ایک روز ناغہ کر کے کنگھی کرنا چاہیے۔

آپ ﷺ دوسروں کو بھی سلیقہ اور صفائی کی تلقین فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک گندے لباس والے شخص کو دیکھ کر فرمایا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا اس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ اپنے کپڑے ہی صاف کر لے۔ (مسند احمد، سنن نسائی)

ایک پراگندہ بالوں والے شخص کو دیکھا تو فرمایا۔ "کیا اس کے پاس وہ چیز نہیں جس سے بال بنا لے۔" (مسند احمد)

ایک بار چند لوگ حاضر خدمت ہوئے، ان کے دانت پیلے ہو رہے تھے، فرمایا! "مسواک کیا کرو"۔ (مسند احمد)

آپ ﷺ ترغیب دیا کرتے تھے کہ جمعہ کی صلوٰۃ کے لئے آدمی ایک خصوصی جوڑا بنا لے تا کہ اسے محنت کے کپڑوں کی بجائے پہن کر صلوٰۃ ادا کرے کیونکہ محنت کے کپڑوں میں داغ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ (دیکھیے مسند احمد ۳/۱۹۱۔ نیز ایمان و عمل)

آپؐ نے ہر عید پر بھی حسبِ استطاعت اچھے کپڑے پہننے کی تلقین فرمائی۔ یاد رہے کہ نئے کپڑے نہیں بلکہ اچھے کپڑے، نئے کپڑے بنانے کا رواج ہمارا خود ساختہ ہے۔

جمعہ اور عیدین کے علاوہ کہیں سفر پر جانے کے لئے یا کسی دوسری تقریب کے لئے اچھے کپڑے پہننے کا ثبوت نہیں مل سکا۔ آپ ﷺ غیر ملکی وفود کی آمد پر کبھی کبھی یمنی جبہ پہنا کرتے تھے۔ (صحیحین)

ہم کسی کے ہاں جانے کے لئے تقریباً چھ چھ گھنٹے تیاری میں لگا دیتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ان جھمیلوں سے دور رکھا ہے جو انسان کی مالی اور جسمانی تکلیف پر منتج ہوں۔ البتہ دوسروں کے سامنے جاتے ہوئے صفائی اور سلیقہ کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواز کے متلاشی

بعض لوگ آرائش وزیبائش کا جواز قرآن پاک کی اس آیت سے لیتے ہیں۔

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾

”کہہ دیجئے کس نے حرام کیا اللہ کی اپنے بندوں کے لئے بنائی ہوئی زینت کو۔“

دراصل سامانِ زیست اللہ تعالیٰ نے انسان کی ضرورت کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہر اچھی اور خوبصورت چیز دل کو بھاتی ہے۔ اگر ان میں زینت کی صفت شامل نہ ہوتی تو شاید طبیعت اسے قبول ہی نہ کرتی۔ یہ چیزیں بطور ضرورت پہلے اور بطور زینت دوسرے نمبر پر ہیں۔ زینت وہی درست جس کا جواز سنتِ رسول ﷺ سے ملتا ہے مثلاً لباس کا تقاضا ستر پوشی ہے اس کے بعد زینت و جمال۔ اگر ستر کے تقاضے پامال کر کے جمال ہی کو مدِ نظر رکھا جائے تو لباس کے مقصد سے انحراف ہے۔ آرائش وزیباش کے دلدادہ یہ حدیث بھی پیش کرتے ہیں ”اللہ جمیل ہے اور جمال پسند کرتا ہے“۔

بے شک فطرت حسین ہے، حسن پسند ہے، یہ تصور ہے تو اچھا لیکن کسی نے کبھی خیال کیا کہ فطرت اپنے ذاتی حسن اور جمال کی بنا پر حسین ہے نہ کہ کسی بیرونی ذریعہ کے بل بوتے پر۔ بقول اقبال ؒ

ضرورت کیا مری مشاطگی کی حسنِ معنیٰ کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنا بندی

ذوقِ جمال تو بجا لیکن ایسے باریک کپڑے جن سے اعضائے بدن جھلکتے ہوں، ایسی تراش خراش جو اعضائے بدن کو مزید نمایاں کرے، کپڑوں کی ایسی چمک دمک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر بے اختیار دیکھنے والوں کی نظریں گڑ جائیں اور خیانتِ نگاہ کی مرتکب ٹھہریں ،خوشبوؤں میں گندھی ہوئی غازہ و پاؤڈر کی تہیں جو گزر جانے کے بعد بھی اپنی موجودگی کا پتا دیتی رہیں۔کیا یہ قرآن وحدیث کا مطلوب ستر پوشی اور جمال ہے یا برہنگی و بے حیائی۔یہی حالت ہے جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا!

''قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی اوران کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کے مانند ہوں گے''۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ ، بخاری)

عورت کب بناؤ سنگھار کرے

عورت کے لئے بناؤ سنگھار کی کافی وسعت موجود ہے لیکن کب؟ جب اس کا شوہر موجود ہو اور یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی بیوی زیب و زینت کرے۔عورت کو گلیوں ،بازاروں ،تقریبات میں شمولیت کے لئے یا غیروں کے سامنے جاتے ہوئے زیب و زینت سے منع کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

﴿ وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى ﴾

(الاحزاب ۳۳)

''آرام سے اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح کا بناؤ سنگھار نہ کرو۔''

بے جا تکلّف اور تعیش کی رسول ﷺ نے کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ فرمایا!

''جس شخص نے وسعتِ قدرت کے باوجود خاکساری اور عاجزی کی غرض سے سادگی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن شرافت اور بزرگی کا لباس پہنائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابوداؤد)

" ایک بار آپؐ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے دیکھا کہ دیوار پر پردے لٹک رہے ہیں، آپ ﷺ واپس آ گئے، علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے آئے، وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا......... "کسی رسول کی شان کے خلاف ہے کہ وہ آرائش والے گھر میں داخل ہو۔" (سنن ابوداؤد)

عمارت پر پردے یا تو زیب وزینت کے لئے لٹکائے جاتے ہیں یا ادب واحترام کے لئے معلوم ہوا کہ ایسا کرنا زیب وزینت کے خیال سے اسراف ہے جب کہ احترام کے خیال سے کعبہ کی مشابہت ہے.......... البتہ ضرورت کے لئے پردہ لٹکایا جا سکتا ہے مثلاً بیرونی دروازے پر تاکہ باہر سے گزرنے والوں کی اندر نظر نہ پڑے یا دھوپ اور بارش کی روک کے لئے لیکن آج کل بیش قیمت اور غیر ضروری پردوں کا رجحان اس قدر شدت اختیار کر گیا ہے کہ ہر غیر ضروری جگہ پر بھی دو دو ہزار کے پردے لٹکائے جاتے ہیں۔ (پردوں کی تفصیل اگلے باب "شوپیس اور آرٹی فیشل اشیاء" میں دیکھیے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیائے ضرورت کے اسلامی معیار سے انحراف کے نتائج

اسلام کی دی ہوئی ہدایات انسان کے مقصد (عبادت) کے حصول میں آسانی کی ضامن ہیں اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو انسان معاشی جدو جہد میں خونخوار بھیڑیا بن جاتا ہے۔ انسان کی روح اور جسم دونوں کئی قسم کی اذیتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ (الانعام:٤٤)

"پھر جب انہوں نے نصیحت کو جو انہیں کی گئی تھی، انہوں نے بھلا دیا تو ہم نے ان پر خوشحالیوں کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ وہ ان میں خوب مگن ہو گئے تو اچانک ہم نے ان کو پکڑ لیا اور اب ہر چیز سے مایوس تھے"۔

✿ نمود و نمائش

دنیوی سازوسامان میں بلند معیارِ زندگی کا سب سے پہلا محرّک نمود و نمائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسی کا نام ریا ہے۔ریا کار انسان کا ہر کام تصنُّع اور فریب کا کھلونا ثابت ہوتا ہے۔ نمود ونمائش کا دلدادہ انسان دوسروں سے ممتاز نظر آنے کے لئے کئی قسم کے حربے استعمال کرتا ہے،وہ معاشرے میں اپنی قیمت دنیوی سامان کے حوالے سے لگوانا چاہتا ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مال ودولت کی کوئی قیمت نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا!

اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور تمہاری صورتیں نہیں دیکھتا تمہاری نیت دیکھتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ، باب المسلم اخوا المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ)

نمود ونمائش کی عادت دوسری کئی بیماریوں کو جنم دیتی ہے اس لئے علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز اور احتیاط کے لئے، فرمایا!

"پھل کھا کر چھلکے ایسی جگہ نہ پھینکو جہاں دوسروں کی نظر پڑے"۔(کنز العمال)

یہ حکم ہمیں ہر اس آرائش ونمائش سے روکتا ہے جس کے حصول کی خواہش دوسروں میں بھی پیدا ہو............نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ اس متقی اور دولت مند بندے سے محبت کرتا ہے جو (تقویٰ اور دولت مندی کی وجہ سے) لوگوں میں چھپا ہوا ہو"۔(صحیح مسلم)

✿شہرت پسندی

انسان نمود ونمائش اس لئے کرتا ہے کہ دوسروں میں اس کا چرچا ہو۔اس کے لباس، مکان عمارات یا عبادت کا شہرہ ہو۔نبی عالم ﷺ نے فرمایا!

"جو شہرت کا لباس پہنے گا اللہ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(مسند احمد، ابوداؤد، نسائی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر دولت، عمارت، عبادت اور ہر وہ کام جس کا مقصد دکھاوا ہو قیاس کر سکتے ہیں۔

✿غرور و تکبر

نمود و نمائش کی ہوس انسان کو تکبر میں مبتلا کر دیتی ہے وہ دوسروں کی تحقیر کرتا اور اپنی برتری جتاتا ہے۔فرمانِ رسالت کے مطابق۔''جس میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا''۔(بخاری و مسلم۔کتاب الایمان تحریم الکبر و بیانہ، ح ۱۷۳)

متکبر شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی عزت کریں، خوشامد کریں، اسے سلام کریں، اس کا علاج رحمتِ عالم ﷺ نے یہ تجویز فرمایا!

''سوار پیدل کو سلام کرے''۔(ترمذی۔مسلم، کتاب السلام، ح ۹۴۲) تاکہ نفس کے غبارے سے تکبر کی ہوا نکل جائے۔

✿فخر

دولت کا غلام یہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ اسے ملا ہے، یہ اس کی محنت اور ہنر مندی کا کمال ہے، وہ اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے کفران اختیار کرتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے صاحبِ ثروت، صاحبِ حیثیت، صاحبِ شجاعت مسلمان پر واضح فرما دیا کہ'' اللہ کی طرف سے تم لوگوں کو جو نعمتیں ملتی ہیں وہ بے چاروں، خستہ حالوں اور کمزوروں کی دعاؤں کی وجہ سے ملتی ہیں۔(بخاری)

✿ دنیاوی متاع کی غلامی

دوسروں سے ممتاز نظر آنے کا جذبہ خود نمائی کو نِت نئے فیشن، مکانات میں جدّتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعمیر، کھانے کی رنگا رنگ ترکیبوں اور نایاب آرائشی چیزوں کے حصول کا غلام بنا دیتا ہے، اپنی خواہشوں کو اللہ کی رضامندی کے مقابلے میں ترجیح دینے کو اللہ نے الٰہ (معبود) سے تعبیر فرمایا ہے۔

اَرَئَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ ھَوَاهُ ط وَاَضَلَّ اللّٰهُ بِغَیْرِ عِلْمٍ (الجاثیہ:۲۳)

''کیا آپؐ نے اس کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہشوں کو الٰہ بنا لیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے بغیر علم کے گمراہ کیا۔'' (الفرقان:۴)

گویا دنیاوی ساز وسامان کی لذتوں میں کھو جانا شرک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

''درہم ودینار کا بندہ ہلاک ہوا۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب الحراسہ، ح۲۸۸۶)

✿ ناجائز آمدنی

انسان دنیاوی متاع کا غلام بن جائے تو اس کے حصول کے لئے ناجائز ذرائع بھی اختیار کرنے سے نہیں کتراتا۔ مطلوبہ سامانِ زندگی کی خواہش اسے حرام پر ابھارتی ہے۔ دیکھا جائے تو بنیادی طور پر نادار بہت کم لوگ ہیں۔ صرف کثرتِ اشیاء کی خواہش نے انہیں ناداری کے احساس میں مبتلا کر رکھا ہے۔ انسان اس خود ساختہ ناداری سے چھٹکارے اور دوسروں کی ہم سری کے لئے ناپ تول میں کمی، خیانت، سود، رشوت، چوری، اغوا، بلکہ اقدام قتل تک کر بیٹھتا ہے۔

✿ حسد و کینہ

نمود ونمائش میں مبتلا انسان دوسروں کی تحقیر کرتا ہے۔ اس سے کم تر لوگ اس شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حسد کرنے لگتے ہیں، حسد و کینہ کی یہ آگ زر، زمین اور زن کے فتنوں کو ہوا دیتی ہے، معاشرہ فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔ معاشرے کی اصل اساس اخوت زمین بوس ہو جاتی ہے۔

✿ شیخی بگھارنا

جب معاشرے میں عزت کا معیار دولت، تعیش، قیمتی لباس اور بڑی بڑی کاریں اور کوٹھیاں بن جائیں تو انسان جھوٹی نمائش کا سہارا لیتا ہے۔ ان چیزوں کی فہرست لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے جو اس کے پاس نہیں ہوتیں، ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

" اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا ۔

✿ بخل

انسان جب یہ چاہنے لگے کہ میرے پاس دولت اور اشیائے زندگی کی کثرت ہو تو وہ بخیل بن جاتا ہے۔ دوسروں کا حق ادا کرنے سے غفلت برتتا ہے۔ وہ اپنے سامانِ تفاخر پر سانپ کی طرح کنڈل مار کر بیٹھ جاتا ہے۔ بخل کی بیماری سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں مثلاً خیانت، بے مروتی، بے رحمی، دنائت، تنگ نظری، پست ہمتی، حرص، طمع وغیرہ

✿ اسراف

ضرورت سے زائد جو کچھ حاصل کیا جائے وہ اسراف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الاعراف :٣١)

''اللہ اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا ۔''

✿ تبذیر

جب ان کاموں پر خرچ کیا جائے جن کو اللہ نے کرنے کا حکم دیا ہی نہیں تو یہ تبذیر کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تبذیر کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ(بنی اسرائیل)

''فضول خرچی نہ کرو، فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے''۔

تبذیر کی ذیل میں آنے والی آج کل کئی قسم کی رسمیں ایجاد ہو چکی ہیں ۔ مثلاً ناجائز تقریبات، محفلِ موسیقی ، شامِ غزل ، سالگرہ ، قومی دن منانا ، عرس ، گیارہویں ، مایوں مہندی وغیرہ کی رسمیں ، یوم وفات منانا ، سونے چاندی کے برتن، ریشم یا شنیل کے بستر ، تصاویر بنانے ، تصاویر کا ذخیرہ کرنے اور تصاویر دکھانے والی اشیاء کا استعمال وغیرہ

✿ خود فریبی

دوسروں کے دل میں اپنی عزّت و وقعت پیدا کرنے کے لئے لوگ مصنوعی آرائش و زیبائش کا سہارا لیتے ہیں لیکن یہ سہارا بلند اخلاق و اعمال کے مقابلے میں کاغذ کی ناؤ ثابت ہوتا ہے۔ انسان اس فریب میں مبتلا رہتا ہے کہ وہ بڑا نیک ، باعزت اور صالح ہے لیکن جھوٹی شہرت کے ساز و سامان رخصت ہوتے ہی ساری عزت زمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوس ہو جاتی ہے...... ایمان اور اعمالِ صالحہ ایک ایسی مستقل عزت ہیں جن کی بدولت انسان رفعت کا ستارہ بن کر چمکتا ہے......... دنیا جانتی ہے کہ زربفتی قالینوں پر قدم رکھنے والے قیصر و کسریٰ استبداد کی علامت بن گئے جب کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے فرشِ زمین پر سونے والوں کی ہیبت کا عالم یہ تھا کہ قیصر کا سفیر آیا تو دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا۔ اس وقت آپؓ کی زیر خلافت ۲۲ لاکھ مربع میل کا علاقہ تھا اور قمیض پر ۱۲ پیوند لگے ہوئے تھے۔

✿ خرچ در خرچ

اشیائے استعمال کی کثرت کی صورت میں ان اشیاء کو سلیقہ سے رکھنا اور سنبھالنا بجائے خود ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔ ان اشیاء کو سنبھالنے اور سجانے کے لئے ان کے شایانِ شان مکان، الماریاں، شیلفیں، بکس وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے جو بذات خود اپنی چمک دمک اور تادیر برقرار رہنے کے لئے مزید رنگ و روغن، صفائی ستھرائی کے لئے وقت، محنت اور پیسے کے طلبگار ہوتے ہیں۔ یوں خرچ در خرچ کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

✿ دن کا چین اور رات کی نیند حرام

دنیاوی سامان اور آرائش کی وجہ سے انسان دولت میں کھیلتا نظر آتا ہے۔ جو لوگ جائز ذرائع سے یہ سب حاصل نہیں کر سکتے ان کا نفس ان کو ان کے حصول کے لئے ناجائز پر ابھارتا ہے۔ وہ چوری اور ڈکیتی کا حربہ آزماتے ہیں جس سے صاحبِ مال کو ہر وقت یہ خطرہ گھیرے رہتا ہے کہ کہیں کوئی ڈاکہ نہ پڑ جائے، کوئی چوری ہی نہ کر لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفظ کے لئے چوکیدار اور پولیس کی خدمات کا معاوضہ الگ دینا پڑتا ہے۔ اگر عملاً حادثہ نہ بھی ہو تو دل وسوسوں اور خدشات کا شکار رہتا ہے۔

جسمانی و اخلاقی بربادی

اگر اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار نہ اپنایا جائے تو ''دوسروں کے پاس جو کچھ ہے میرے پاس بھی ہونا چاہیئے'' کا سودا سر میں سمایا رہتا ہے۔ یہ مرض اگر بروقت ختم نہ کیا جائے تو نظارہ کرنے والے خود نظارہ بننے کی کوشش میں مصروف ہو جاتے ہیں اور اصل مقصدِ حیات (عبادت) پس منظر میں کھو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بیماری کا علاج بتایا:۔

''اگر تم کسی کو مال و دولت اور شکل وصورت میں اپنے سے برتر دیکھو اور دل میں اس کی حرص پیدا ہو تو اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھو تاکہ حرص وطمع کی بجائے شکر کے جذبات پیدا ہوں'' (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقاق، ح ۲۷۱۰)

''جو شخص دین کے معاملے میں اپنے سے فائق و برتر ہو اس کی پیروی کرے اور دنیا کے معاملے میں غریب و مسکین اور کم حیثیت پر نظر رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں صابر و شاکر لکھا جائے گا۔'' (جامع ترمذی)

''تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ۔(۱) خواہشِ نفس کی پیروی (۲) بخل جس کی اطاعت کی جائے (۳) خود پسندی............ان کا علاج یہ ہے کہ غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں حق بات کہی جائے۔ خوشحالی اور تنگدستی دونوں میں میانہ روی اختیار کی جائے۔ خود پسندی کا علاج یہ ہے کہ خلوت وجلوت میں تقویٰ اختیار کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے"۔(سنن ترمذی)

قرآن پاک میں بیان کردہ مغضوب اقوام کے حالات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ سامانِ زندگی کی کثرت، حصولِ مال کی ہوس اور اس پر تفاخر، دولت پر تکبر اور گھمنڈ کی روش نے ہی انسان کو اللہ کے انکار پر ابھارا۔ جس کا نتیجہ ان پر عذاب کی صورت میں ظاہر ہوا۔

ذکرِ الٰہی سے غفلت

انسان اسلامی اصولوں سے انحراف کرے تو اللہ کے ذکر سے غافل بھی ہو جاتا ہے جو وقت حقوق اللہ اور حقوق العباد میں صرف ہونا چاہیے وہ اس جذبہ کی نذر ہو جاتا ہے........اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (التکاثر :۱۰۲)

"تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے، یہاں تک کہ اسی غفلت میں تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔

ایک لاعلمی

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا داری کا سامان، اس کی مصروفیات، اس کی چمک دمک، ہمیں عبادات یا ذکرِ الٰہی سے یا حقوق العباد سے غافل نہیں کرتے، یہاں تک کہ اکثر خواتین وحضرات ہاتھوں میں تسبیح لئے وظیفہ بھی کرتے جاتے ہیں اور ٹی وی بھی دیکھتے جاتے ہیں۔ یہ لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ہماری عبادت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حرج نہیں ہوتا، ایسی طفل تسلی یا خود فریبی کے شکار لوگوں کے لئے یہ حدیث درس حقیقت ہے:۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے نیچے بچھانے کا ایک ہی گدا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی ایک رات اس کو میں نے چوہرا کر کے بچھا دیا۔ آپ ﷺ صبح بیدار ہوئے تو دریافت فرمایا۔ ''آج میرے نیچے کیا بچھایا تھا''؟ عرض کیا! ''وہی گدا چوہرا کر دیا تھا''۔ فرمایا! آج مجھے اس کی نرمی نے صلوٰۃ التہجد سے غافل کر دیا۔ لہٰذا میرے نیچے گدا ویسا بچھایا کرو جیسے پہلے بچھایا کرتی تھیں''۔

(شمائل ترمذی)

ایک بار نبی العالمین کو ابو جہم نے ایک چادر بھیجی، اس چادر کے حاشیہ پر نقش و نگار تھے۔ آپ ﷺ نے اسے اوڑھ کر صلوٰۃ ادا کی۔ صلوٰۃ کے فوراً بعد چادر اتار کر ابو جہم رضی اللہ عنہ کو واپس بھجوا دی اور فرمایا! ''اسے کہو مجھے اس کی بجائے کمبل دے دے آج اس کے نقش و نگار نے مجھے ذکر الٰہی سے غافل کر دیا''۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراہۃ الصلوۃ فی ثوب لہ اعلام، ح ۱۱۴۳)

✿ تسلیم کیجئے

یہ بات ہر مسلمان تسلیم کرتا ہے کہ رَحْمَۃٌ لِلّعٰلمین ﷺ سے زیادہ متقی، نیک، عبادت گزار، متوکل، زاہد کوئی بھی نہیں بلکہ رسالت اور ایمان کی تمام صفات کی جامع اور مکمل آپ ﷺ کی ذات گرامی ہے جب آپ ﷺ کی ذات اقدس کو گدے نے تہجد سے غافل کر دیا حالانکہ وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا (فوم یا روئی کا نہیں تھا) ایک عام چادر کے منقش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ نے صلوٰۃ میں خلل ڈال دیا تو ہما شما کس کھیت کی مولی ہیں، لہٰذا دنیاوی آسائشوں ،زیبائیشوں ، آرائشوں کو اپنی عبادت میں مخل نہ سمجھنا سب سے بڑا فریب اور نادانی ہے۔

رھبانیت یا زھد

آج ہر چھوٹا بڑا، عالم جاہل اشیائے استعمال میں افراط کا شکار ہو چکا ہے۔شاید کچھ لوگ اس سوچ کو رہبانیت کا داعی کہیں ....ایسا سوچنے کے لئے عرض ہے کہ رہبانیت کی تعریف یہ ہے کہ انسان گناہ اوراس کے محرکات سے مکمل قطع تعلق کر لے۔ دنیا کی ہر آسائش اور کام کو اپنے اوپر حرام قرار دے لے مثلاً فاقہ کرنا، غسل نہ کرنا، نکاح نہ کرنا، لوگوں سے میل جول نہ کرنا ننگے رہنا، کسبِ معاش نہ کرنا، گھر نہ بنانا وغیرہ ..... لیکن اسلام رہبانیت کے مقابلے میں زہد کی صفات انسان میں پیدا کرنا چاہتا ہے، زہد کی تعریف یہ ہے کہ تمام کام جو دنیاوی لذتوں میں ملوث کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں انہیں اختیار کیا جائے مثلاً لباس پہننا، کھانا ، پینا، لوگوں سے ملنا جلنا، ان کے حقوق ادا کرنا، کسبِ معاش کرنا، نکاح کرنا، گھر بنانا ، یہ سب ہوتے ہوئے بھی نفس کی خواہشوں کی بجائے اللہ کی رضامندی کو ترجیح دینا، فکرِ آخرت میں گم رہنا، نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات سے تجاوز نہ کرنا........پیش کردہ سطور میں اسی زہد کی ترجمانی کی گئی ہے۔ یہی اسلام اشیاءِ ضرورت کے ضمن میں پسند کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام کی اشیائے ضرورت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے رسول ﷺ کے بہترین رفقاء تھے، سچے مطیع تھے ،مثالی مسلمان تھے ،وہ ہر وقت آپ ﷺ کی اتباع کرنے میں پیش پیش رہتے ،ان کا ہر کام آپ ﷺ کی اطاعت کا مظہر تھا۔ان ہستیوں نے اشیائے ضرورت کے نبوی معیار کو کیسے اپنایا،اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں ۔

عمر رضی اللہ عنہ ہر سال اصحابِ بدر کو قیمتی جوڑا دیتے۔معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ،کے پاس جب یہ جوڑا پہنچا تو انہوں نے اسے ڈیڑھ ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔ اس رقم کے پانچ غلام خرید کر آزاد کر دیئے۔پھر فرمایا ''جو آدمی ڈیڑھ ہزار درہم کے پانچ غلام خرید کر آزاد کر سکتا ہے وہ اس رقم کے دو چھلکے (لنگی اور کرتا) پہن کر انتہائی بے وقوفی کرتا ہے''۔(بحوالہ حیاۃ الصحابہ)

ابو درداء رضی اللہ عنہ جو کچھ پاس آتا خیرات کر دیتے، یہاں تک کے اپنے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کام کر رہے ہیں، جتنا مال آتا ہے سب دوسروں کو دے دیتے ہیں تاکہ اگلے گھر (آخرت) میں کام آئے"۔ (ابو نعیم فی الحلیہ)

- عبداللہ رومی کہتے ہیں۔ میں ام طلق رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا دیکھا کہ ان کے گھر کی چھت نیچی ہے" میں نے کہا "اے ام طلق! آپؓ کے گھر کی چھت بہت نیچی ہے، انہوں نے کہا۔ "اے میرے بیٹے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا تھا "تمہارا سب سے برا دن وہ ہوگا جب تم اونچی عمارتیں بناؤ گے لہٰذا اونچی عمارتیں نہ بناؤ"۔ (بخاری، ادب المفرد)

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کہتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تب کھانا کھاتے جب کھانے والا ساتھ کوئی اور بھی ہوتا اور پیٹ بھر کر نہ کھاتے۔ ایک دفعہ عیادت کے لئے ابن مطیع آئے۔ انہوں نے ان کی بیوی سے کہا:۔

"ان کے لئے عمدہ کھانا تیار کرو تاکہ ان کی کمزوری دور ہو"۔ بیوی نے کہا "میں تو تیار کرتی ہوں لیکن یہ گھر والوں کو اور باہر کے آدمیوں کو بلا کر انہیں کھلا دیتے ہیں۔" پھر ابن مطیع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اچھے کھانے کی تاکید کی تو انہوں نے فرمایا "میں نے شاید ایک ہی بار پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو، اب تم چاہتے ہو میں پیٹ بھر کر کھاؤں جب کہ گدھے کی پیاس جتنی زندگی رہ گئی ہے، یعنی بہت تھوڑی زندگی۔

(ابونعیم فی الحلیہ)

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سعدیٰ کہتی ہیں ایک روز ابوطلحہ نے ایک لاکھ درہم صدقہ کئے، جب مسجد جانے لگے تو میں نے ان کے پھٹے ہوئے کپڑوں کے کنارے ملا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سیئے۔ گویا آپ نے اپنے لیے کچھ رکھنا یا خریدنا اس رقم سے پسند نہ کیا۔

(ابونعیم الحلیہ)

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لئے گئے دیکھا کہ سلمان رو رہے ہیں۔ وجہ پوچھی تو کہنے لگے۔ ''ہمیں رسول ﷺ نے وصیت کی تھی کہ ''دنیا اتنی ہونی چاہیے جتنا سوار کا توشہ، لیکن میں اس پر عمل نہیں کر سکا۔ میرے اردگرد بہت کالے سانپ (دنیا کا سامان) ہیں۔'' سعد نے گھر کا جائزہ لیا تو صرف ایک لگن، ایک لوٹا اور ایک کپڑے دھونے کا برتن تھا۔ (ابونعیم الحلیہ)

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ عہدِ فاروقی میں تقریباً پانچ ہزار مسلمانوں کے امیر تھے۔ ان کو پانچ ہزار درہم وظیفہ ملا کرتا تھا لیکن سب خرچ کر دیتے اور مسلمانوں کے کام ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر کرتے۔ جدھر درخت کا سایہ مڑتا، ادھر مڑتے جاتے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کے لئے ایک کمرہ بنا دیتا ہوں۔ کہنے لگے ''کیسا کمرہ''؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''ایسا کمرہ جس میں آپ کھڑے ہوں تو سر چھت کو لگے اور لیٹیں تو سر دیوار کو لگے اور پاؤں دوسری دیوار کو۔ کہا ''اچھا پھر ٹھیک ہے۔'' (حیاۃ الصحابہ)

حارث بن معاویہ کندی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا ''بسا اوقات میں اور میری بیوی کسی تنگ کمرے میں ہوتے ہیں اور نماز کے وقت اگر میں اور وہ دونوں نماز پڑھیں تو وہ میرے برابر ہوتی ہے۔ اگر وہ پیچھے کھڑی ہو تو باہر نکل جائے''۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''درمیان میں کپڑے کا پردہ لٹکا لیا کرو، پھر چاہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تمہارے برابر نماز پڑھ لے۔ (از فقہ عمر ۴۳۲۔ مسند احمد ۱/۱۸)

اس روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض صحابہ کے مکان اتنے مختصر ہوتے تھے کہ دو میاں بیوی آگے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتے تھے۔

عمر رضی اللہ عنہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو دیکھا کہ وہ کجاوے کو بچھا کے اس پر لیٹے ہوئے ہیں اور گھوڑے کو دانہ کھلانے والے تھیلے کو تکیہ بنایا ہوا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ کے ساتھیوں نے تو مکان اور سامان بنا لئے آپ نے کیوں نہیں بنایا''۔ انہوں نے کہا ''قبر تک پہنچنے کے لئے یہی سامان کافی ہے حالانکہ ابوعبیدہ اس وقت گورنر تھے''۔ (امام احمد وابونعیم الحلیہ)

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سے میرا نکاح ہوا تو بعض اوقات حالت یہ ہوتی کہ ہمارے پاس رات کو سونے کے لئے صرف بکری کی کھال ہوتی تھی۔ رات کو اس پر سوتے اور دن کو اس پر اونٹ کا چارہ ڈالتے۔

(کتاب السنن ۔سعید بن منصور)

عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہدِ خلافت میں کنکریوں پر سوتے جو آپ کے جسم میں چُبھ جایا کرتی تھیں اور چار درہم سے بھی کم قیمت کی لنگی پہنا کرتے۔ حالانکہ آپ کو اللہ نے اس قدر مال دے رکھا تھا کہ آپ نے غزوہِ تبوک میں تین سو اونٹ معہ ساز و سامان و پالان وغیرہ اور ایک ہزار نقد دینار دیے۔ (تہذیب الاسماء۔ بحوالہ ایمان وعمل)

عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ٹھنڈا شوربا اور روٹی پیش کی گئی، شوربے پر زیتون کا تیل ڈالا گیا۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: ''ایک برتن میں دو سالن یعنی شوربا اور تیل۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتے دم تک ایسا سالن نہیں چکھ سکتا۔'' (از سیرت عمر۔ جوزی)

خیال رہے کہ صحابہ جس چیز کے ساتھ روٹی تنہا کھائی جا سکے، اسے ایک سالن شمار کرتے۔ مثلاً تیل، گھی، سرکہ، نمک، کالی مرچ، گوشت، پانی، شہد، زیتون وغیرہ یہ سب بذات خود الگ الگ سالن شمار ہوتے تھے اور اکثر صحابہ ان میں سے صرف ایک چیز کے ساتھ روٹی کھانا پسند کرتے اگر دو ہوتیں تو یہ اسراف شمار کیا جاتا۔ گویا صحابہ کا یہ ''ون ڈش'' کھانا تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے یہ چند واقعات ہیں۔ تفصیلات کے لیے طالبین ''حیاۃ الصحابہ'' کی دوسری جلد ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوپیس اور آرٹی فیشل اشیاء

جسمانی وضع قطع ہو یا لباس........گھر ہو یا دوکان.......دفتر ہو یا سکول....... برتن ہو یا فرنیچر........ بچوں کے کھلونے ہوں یا ایجادات........دور حاضر میں ہر چیز آرائش و نمائش اور اس میں دن بدن افزائش کی چغلی کھاتی نظر آتی ہے۔ مصنوعات تیار کرنے والی فیکٹریاں، عملہ اور ان کے ڈیزائنر نت نئے انداز اور رنگ و روغن میں انفرادیت پر مشتمل مال بنانے میں مصروف ہیں۔ ہر چیز میں ڈیزائنگ باقاعدہ ایک آرٹ ہے۔ پھر ان رنگارنگ مصنوعات کی تشہیر کے لیے ایڈورٹائیزنگ کے نام سے ایک شعبہ ظہور میں آچکا ہے۔ جس کا کام ہی لفاظی اور عکاسی کے ذریعے کسی چیز کو جاذبِ نظر بنانا اور اس کی ضرورت کا احساس دلا کر لوگوں کو انہیں خریدنے پر آمادہ کرنا ہے۔

کچھ اشیاء تو انسان کی واقعی ضرورت ہیں گو وہ آرائش میں کتنی ہی منفرد ہوں یا مہنگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، خریدنے کا اصل مقصد ضرورت ہی ہوتا ہے۔ لیکن کچھ اشیاء ایسی ہیں جن کا مقصدِ خرید ہی نمائش یا آرائش ہوتا ہے، ان کا ضرورت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مثلاً چینی، پلاسٹک، پتھر، کاغذ، سٹیل، سلور، تانبہ، پیتل، لکڑی، کانچ وغیرہ کے جانوروں اور انسانوں کے مجسمے، انگلش اردو حروف میں ڈھالے ہوئے مختلف الفاظ اور جملے مثلاً WELL COME, LOVE وغیرہ۔ گول اور چوکور پلیٹوں پر سینریاں اور طغرے...... کپڑوں پر بنے ہوئے مختلف مناظر یا جانوروں کی تصاویر...... مشہور مقامات کی تصاویر...... رنگا رنگ لیمپ اور ٹرافیاں...... چھوٹے چھوٹے برتن ،گھڑے، چھاج، چھلنی، مدھانی، رہٹ ،کولہو، جھونپڑی، کشتی، موڑھے، کرسیاں، پیالے، کوزے، غرض جن اشیاء کا استعمال اب متروک ہو چکا ہے ان کے ماڈل بھی شوپیس کے طور پر رکھے جاتے ہیں...... بچوں کے کھلونے کھیلنے کے بجائے آرائش اور نمائش کے لیے خریدے جاتے ہیں، ایسی کتابیں جن کی جلد کا رنگ کمرے کے رنگ وروغن کے مطابق ہو، پڑھنے کا شوق ہو یا نہ ہو وہ بھی آرائش کے لیے خریدی جاتی ہیں...... کچھ برتن اور فرنیچر استعمال نہیں کیے جاتے، اس کا مقصد خرید بھی یہی ہوتا ہے کہ یہ خوبصورت ہیں...... چنانچہ چم چم کرتی ایش ٹرے کوئی سگریٹ پیئے یا نہ پیئے موجود...... مصنوعی پھول اور گلدان ایسے کہ نقل پر اصل کا گمان ہو...... خوبصورت عورتوں اور بچوں کی تصاویر...... خود اہلِ خانہ کی قد آدم اور چھوٹی تصاویر...... تاش کے پتے...... لڈو...... شطرنج کے مہرے اور کیرم بورڈ وغیرہ بھی شوپیس کے طور پر رکھنے کا عام رواج ہے۔ کھڑکیوں، دروازوں اور دیواروں پر انتہائی قیمتی اور کمرے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ وروغن سے میل کھاتے پردے اور قالین ...... پہاڑوں، نہروں، جھیلوں اور مختلف مشہور مقامات کے ماڈل بھی اس نمائش کا حصہ ہیں۔ مسجدِ اقصیٰ، گنبدِ خضرا اور بیت اللہ کے ماڈل یا بڑی بڑی تصاویر مذہبی عقیدت کے تحت رکھی جاتی ہیں، بعض گھروں میں ان تصاویر کی وہی تعظیم وتکریم ہوتے دیکھی ہے جو اس اصل مقام کے لیے کی جاتی ہے۔

جذبہِ آرائش اور نمائش ہمیشہ ہی سے انسانوں میں موجود رہا ہے۔ یہ ایک فطری چیز ہے اور ایک حد تک قابلِ تحسین بھی۔ اسلام نے اس کے بارے جو ارشادات یا احکامات دیے ہیں وہ مندرجہ بالاقسم کے جذبہِ آرائش اور نمائش کی نفی کرتے نظر آتے ہیں۔

آرائش کے بارے اسلام کا نظریہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی کبر وغرور ہوگا''۔

ایک شخص نے عرض کیا:۔

''انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کا جوتا اچھا ہو اور کپڑے اچھے ہوں تو کیا یہ بھی کبر میں داخل ہے''؟ آپؐ نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔ غرور وکبر تو یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی جھوٹی اَنا کے لیے حق نہ مانے اور سچ بات کو رد کردے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ

☆ کبر وغرور ایک ناپسندیدہ امر ہے جو اپنے صاحب کو جنت جانے سے روک دے گا۔

☆ کبر کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کو اپنے سے کم تر سمجھا جائے اور تکبر کے باعث حق بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جائے۔

☆ اللہ تعالیٰ جمیل ہے، خوبصورت ہے، خوبصورت تخلیقات کا مالک ہے، نفاست، طہارت اور حسن وخوبی کو پسند کرتا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں کو کم تر سمجھ کر نہیں بلکہ اپنے نفس اور مزاج کی نفاست اور طہارت کے پیش نظر اچھے کپڑے اور اچھے جوتے پہنتا ہے وہ متکبر نہیں۔ بلکہ نفاست کی عادت اس کی خوبی نفس کی آئینہ دار ہے۔

مزاج میں نفاست

گویا طبیعت کو نفاست کا خوگر بنانا یا اس کا فطرتاً نفاست پسند ہونا مستحسن امر ہے۔ ایسا مزاج صرف پہننے اوڑھنے میں ہی نہیں حقوق العباد میں بھی کمال نفاست کا اہتمام کرے گا. چنانچہ جو شخص خود صاف ستھری اور نفیس چیزوں کے استعمال کا عادی ہے وہ اپنے دوسرے مسلمان بہن بھائیوں کے لیے بھی ایسی ہی نفیس اشیاء پسند کرے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:۔

''تم میں سے تب تک کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔ (مسلم، کتاب الایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی زیب وزینت بھی جمال ہی کا حصہ ہے البتہ اصل جمال یا آرائش وہ ہے جو کسی چیز کا مستقل حصہ ہو مثلاً اخلاقِ حسنہ کو اپنے مزاج کا حصہ بنانا یا نفاست پسند ہونا۔ یہ ایسی آرائش ہے جو مرہونِ دیگراں نہیں۔ مثلاً اگر کسی پرانے برتن کو دھو مانجھ کر چمکا لیا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر چمکیلے کاغذ چپکا کر یا روغن کر کے اسے خوبصورت بنایا جائے۔

گھروں کو صاف ستھرا رکھنا، گھر کی چیزوں کو قرینے سے رکھنا، ان کی صفائی کا خیال رکھنا، ضروری چیزیں خریدتے ہوئے ان کی خوبصورتی کو بھی مدنظر رکھنا اچھی بات ہے لیکن غیر ضروری اشیاء کو نمائش اور آرائش کا حصہ بنانا یا شو پیس رکھنا بے جا نمائش اور اسراف کی ذیل میں آتے ہیں۔

ایمان کا جمال اور نفاست

ایمان کا جمال وہ تمام امور ہیں جن کے بارے رب کریم نے یا اس کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔

- ''کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو میری (رسول اللہ ﷺ کی) محبت، اولاد، والدین اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو''۔ (کتاب الایمان، صحیح مسلم)

''کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی یا ہمسائے کے لیے وہی نہ چاہیے جو اپنے لیے چاہتا ہے''۔ (مسلم، کتاب الایمان)

''تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور ایمان دار نہ بنو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے اور کیا میں تم کو وہ چیز بتا دوں جسے کرو گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو باہم محبت بڑھے گی۔ آپس میں سلام کو رواج دو"۔ (کتاب الایمان، صحیح مسلم)

اعمال کا جمال (آرائش)

اعمال کا حسن اور جمال اور آرائش صالحیت ہے، قرآن حکیم میں اعمالِ صالحہ کا بار بار تذکرہ آیا ہے اور یاد رہے کہ اعمالِ صالحہ صرف وہی ہیں جن پر رسول ﷺ کے اسوہ کی مہر ثبت ہے۔

نفس کا جمال (تزکیہ و تقویٰ)

نفس کا جمال و آرائش تقویٰ ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِیْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ☆ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ☆ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی﴾ (الیل ۵، ۶، ۷)

"جس نے (اللہ کی راہ میں) مال دیا اور پرہیز گاری اختیار کی اور بھلی باتوں کی تصدیق کی۔ تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔"

یہ آیت نفس کے اس لازوال حسن و جمال کی نشان دہی کرتی ہے جس کا انعام اس کے آگے مندرجہ ذیل آیات میں بیان کیا گیا ہے:۔

﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ○ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ○ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی ○ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ○ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی﴾

(الیل ۱۷ تا ۲۱)

"اور جو بڑا پرہیز گار ہوگا اسے اس (آگ) سے دور رکھا جائے گا، جس نے پاکیزہ ہونے کی خاطر اپنا مال دیا اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا، جس کا وہ بدلہ چکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اس نے تو محض اپنے رب برتر کی رضا کے لیے مال خرچ کیا اور جلد ہی وہ خوش ہو جائے گا"۔

اسلام کی آرائش یا حسن

اللہ کے نبی ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم ہے:۔

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ (سنن ابی داود)

"آدمی کے اسلام کے حسن میں سے یہ بات بھی ہے کہ وہ لایعنی کو ترک کر دے"

لایعنی سے مراد غیر ضروری ہے اس میں لایعنی گفتگو ...... لایعنی اشیاء .... لایعنی سفر .... لایعنی وقت گزاری .... لایعنی سوچیں سبھی شامل ہے ۔ اپنے اسلام کو خوبصورت بنانے کے لیے اسے حسنِ کامل سے آراستہ کرنے کے لیے لایعنی سے کنارہ کرنا ضروری ہے۔

ایمان، اعمال، نفس اور اسلام کی آرائش و جمال کی مندرجہ بالا مختصر سی نشاندہی کے بعد اپنا بے لاگ جائزہ لیں کہ ہماری شوپیسوں کے ذریعے مال و دولت خرچ کر کے حاصل کی گئی فانی آرائش ضروری ہے یا ایمان و اعمال کی آرائش ضروری ہے۔

کہیں اس جذبۂ آرائش میں لایعنی کا بھی تو دخل نہیں اور ہاں جہاں ضرورت نہ ہو وہاں خرچ کرنے کو اللہ تعالیٰ اسراف کہہ کر رد کرتا ہے، فرماتا ہے:۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الاعراف ۳۱)

"بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

کہیں ہم ان شوپیسوں کے چکر میں اسراف کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں ہم ان شوپیسوں کے چکر میں اسراف کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟

نمائش

آرائش کے ساتھ نمائش کا جوڑ لازمی ہے، بہت کم ایسا ہے کہ آرائش میں نمائش شامل نہ ہو۔ نمائش ایک ایسا عمل ہے جو ہر صالح عمل کو مٹا دیتا ہے، اللہ کا فرمان ہے:۔

﴿ يا يُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ (البقرہ- ۲۶۴)

''اے مومنو! اپنے صدقات احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں کو دکھاوے کے لیے مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے''۔

معلوم ہوا کہ دکھاوے کے لیے جو کام کیا جائے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔اگر دکھاوے کا ارادہ و نیت نہ ہو تو پھر دوسروں کی نظروں میں آ جانا بری بات نہیں، برا وہ جذبِ نمائش ہے جس میں حصولِ ستائش کی تمنا شامل ہو۔ حکم ہے:۔

﴿اِنْ تُبْدُو الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرًا لَّكُمْ ﴾ (البقرہ ۲۷۱)

'' اگر تم اپنے صدقات ظاہر کر کے دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر محتاجوں کو دو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے''۔

قیامت کے روز جب کہیں بھی سایہ نہ ہوگا اس وقت سات قسم کے اعمال بجا لانے والوں کو عرش عظیم کے سائے میں جگہ ملے گی ان میں ایک وہ شخص بھی شامل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ فرض عبادات میں دکھاوا ان کا حصہ ہے لہٰذا اس میں کوئی ہرج نہیں۔

غور کیجیے! جب نیکی کے کاموں میں اخفاء مستحسن ہے تو دنیا کی غیر ضروری اشیاء میں نمائش کیسے مستحسن ہو سکتی ہے۔ سچ پوچھیے تو لوگ کھانے پینے میں تقلید، حسد یا رشک نہیں کیا کرتے بلکہ لباس، مکان، زیور، دولت اور جاہ و منصب وغیرہ ہی میں تقلید اور حسد کرتے ہیں۔

عہد رسالت میں بھی شو پیس رکھنے کا رواج نہیں تھا البتہ لوگ پردوں سے دیواروں کی آرائش کیا کرتے تھے یہ پردے ریشمی بھی ہوتے، جانوروں اور آدمیوں کی تصویروں والے بھی اور دیگر نقش و نگار والے بھی۔ احادیث میں شو پیسوں کی بجائے آرائشی پردوں کا ہی ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے چند حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

www.KitaboSunnat.com

آرائشی پردے اور قالین

ایک دفعہ رسول ﷺ کسی غزوہ سے لوٹے، آپ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے تو گھر میں چھت گیر (پردہ) لگا ہوا دیکھا۔ آپ نے اسے پھاڑ ڈالا اور فرمایا: اللہ نے ہمیں دولت اس لیے نہیں دی کہ اینٹ اور پتھر کو کپڑے پہنائے جائیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے اس کو کاٹ کر دو تکیے بنا لیے۔ ان کے اندر کھجور کی چھال بھری تو اس پر آپ ﷺ نے کچھ نہیں کہا (صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے لیکن اندر نہیں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ گھر آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے ذکر کیا۔ علی رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کے پاس گئے اور وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہما کے دروازے پر پردہ دیکھا، بھلا ہم لوگوں کو آرائش سے کیا غرض؟ علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات فاطمہ رضی اللہ عنہما کو آ کر بتائی۔ انہوں نے کہا "رسول ﷺ سے پوچھیں کہ میں اس پردے کا کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا "فلاں لوگوں کو بھیج دو، وہ محتاج ہیں۔ (بخاری، کتاب الھبہ ح ۱۱۳۸)

معلوم ہوا کہ دیواروں اور چھتوں کی خوبصورتی کے لیے پردے لٹکانا ایک غیر ضروری کام ہے اور رسول اللہ ﷺ کو ناپسند۔ ذرا سوچیئے دیواروں کے ساتھ چھ چھ فٹ تک بیش قیمت لکڑی، کپڑا یا چپ وغیرہ لگانا بیل بوٹوں والے چپس یا ٹائلیں لگانا۔ غسل خانوں اور باورچی خانوں کو پھولدار ٹائیلوں سے مزین کرنے، بڑے بڑے شیشوں کے ساتھ دیواروں کی آرائش کرنا یا ان پر سینریاں، کیلنڈر اور تصاویر وغیرہ لٹکانا، شوپیس لٹکانا یہ سب کس زمرے میں آئے گا ؟

بعض جگہوں پر پردہ لٹکانا یا لگانا واقعی مجبوری اور ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً دروازہ یا کھڑکی کھلے تو باہر کے لوگوں کی نظر اندر نہ پڑے لیکن اندرونی دروازوں پر اس کی کیا مجبوری ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک قاری صاحب کا نقطۂ نظر پڑھا ان کی بیوی نے بیرونی کھڑکی پر معمولی قسم کے کپڑے کا پردہ لگایا۔ قاری صاحب گھر آئے تو کہا کہ کھڑکی کی حد تک تو درست ہے لیکن جو حصہ کھڑکی کی حد سے نیچے لٹک رہا ہے یہ غیر ضروری ہے، اسے کاٹ کر الگ کر دو کسی اور کام آ جائے گا۔

اور اب صحابہ کا عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔ یاد رہے کہ صحابہ کے گھروں میں تو اشیائے ضرورت بھی اس قدر کم ہوتی تھیں کہ ایک شخص انہیں آسانی سے گن سکتا تھا شو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیسز (دکھانے کی اشیاء) کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سالم بن عبداللہ کہتے ہیں۔ میرے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) کے زمانے میں میرا نکاح ہوا، میرے والد نے لوگوں ولیمہ میں مدعو کیا۔ ان میں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ گھر والوں نے میرے کمرے کو سبز رنگ کے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ کمرے پر پردہ دیکھا تو فرمایا "اے عبداللہ! دیواروں پر پردہ ڈالتے ہو"؟ میرے والد نے شرمندہ ہو کر کہا "ہم پر عورتیں غالب آ گئیں"...... یعنی عورتوں نے مجبور کیا...... ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا! "اگر تم اپنے آپ کو ان لوگوں میں سے خیال کرتے ہو جن پر عورتیں غالب آ جائیں گی تو مجھے یہ خوف ہرگز نہیں کہ تم پر عورتیں غالب آ جائیں"...... یعنی تم عورتوں کو اس فعل سے روکنے کی قوت رکھتے تھے...... نہ تو میں تمہارے گھر سے کھانا کھاؤں گا اور نہ ہی اس میں داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری: بحوالہ نکاح کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

دور حاضر میں نکاح میں دیگر خرافات کے ساتھ ساتھ ذرا مسہری سجانے کا خیال کیجیے، جس کے آثار نکاح کے پانچ پانچ سال بعد بھی دلہا دلہن کے کمرے میں موجود رہتے ہیں اور اب اس کام کے لیے باقاعدہ کاروباری لوگ ہیں جو دھڑا دھڑ کما رہے ہیں۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وہاں داخل نہ ہونا اور کھانا نہ کھانا ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے۔ غور کیجیے!

عمر رضی اللہ عنہ کو کسی نے اطلاع دی کہ ان کے بیٹے نے دیواروں پر تزئین کے لیے پردے لٹکا رکھے ہیں۔ انہوں نے سن کر کہا "اگر ایسا ہوا تو میں اس کا گھر جلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر راکھ کر دوں گا"۔ پھر وہ اس کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔
(مسند احمد، ۵۳ فقہ عمرؓ............نیز دیکھیے ایمان اور عمل)

تصاویر والے پردے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کا وعدہ کیا لیکن اس روز کی بجائے دوسرے دن آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا۔ آپ ﷺ کے دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں، گھر میں تصویر والا پردہ تھا اور کتا بھی تھا۔ جس گھر میں تصویر اور کتا ہو وہاں ہم نہیں جاتے۔ آپؐ تصویر کا سر کاٹ دیں تا کہ وہ درخت کے حکم میں آ جائے، پردے کو قطع کر کے دو تکیے بنا لیں تا کہ روندی جائے اور کتے کو نکال دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔ (کتاب الاستیذان، سنن ترمذی۔ حدیث حسن صحیح)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر پرندے کی تصویر تھی، جب کوئی گھر آتا تو تصویر اس کے سامنے ہوتی، آپؐ نے مجھ سے فرمایا! "اس کو نکال دو جب میں اندر آ کر دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے۔" عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی بیل بنی ہوئی تھی، ہم اس کو پہنا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ)

گویا رسول اللہ ﷺ نے پردہ تصویر والا ہو یا بغیر تصویر کے۔ اگر غیر ضروری ہے تو اس کو ناپسند کیا......رہی ضرورت! تو خود بعض امہات المومنین کے بیرونی دروازوں پر ٹاٹ کے پردے ہی تھے جو دروازے کا کام دیتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اگر تصویر یا کتا نبی ﷺ کے گھر میں بھی ہو گو وہ بطور تعظیم کے نہ ہو تو پھر بھی رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

- امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں "تصویر روندی جائے، یا کسی اونچی جگہ پر ہو، رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ البتہ روندی جانے والی تصویر پر گناہ نہیں ہوگا"۔
- اب فیصلہ ہمیں خود کرنا ہے، ہم نے صرف گناہ سے بچنا ہے یا رحمت کے فرشتہ کو اپنے ساتھ ساتھ رکھنا ہے ؟

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک تو شک (نُمْرَقَۃٌ) خریدی۔ جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے ، اندر نہیں آئے۔ میں نے آپؐ کے چہرے پر رنج کے آثار دیکھ لیے اور عرض کیا۔" یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں! اللہ سے اور اس کے رسول کے سامنے، میرا گناہ کیا ہے ؟" آپؐ نے فرمایا" یہ توشک (نُمْرَقَۃٌ) کیسی ہے"؟ میں نے عرض کیا!" آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے"۔ آپؐ نے فرمایا" جنھوں نے تصویریں بنائیں، ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو"۔ پھر فرمایا!" جس گھر میں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے"۔

(صحیح مسلم وصحیح بخاری کا باب دیکھیے! مَنْ کَرِہَ الْقُعُوْدَ عَلَی الصُّوْرہ ......اس شخص کی دلیل جس نے توشک، تکیہ اور فرش پر بھی تصویر ہو تو بیٹھنا مکروہ رکھا ہے)

ریشمی بستر، تکیے، قالین، زین پوش وغیرہ

عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں" ہم مدائن میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حکیم کہتے ہیں ''ہم مدائن میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک غیر مسلم چاندی کے برتن میں پانی لایا، انہوں نے وہ برتن پھینک دیا اور کہا ''میں نے کہا تھا کہ اس برتن میں مجھے پانی نہ پلانا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور دیبا اور حریر مت پہنو! یہ کافروں کے لیے دنیا میں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔

(کتاب اللباس والزینہ، صحیح مسلم)

نیز فرمایا کہ ریشم اس اُمت کے مردوں پر حرام ہے۔ (صحیح مسلم)

گہرے ارغوانی لال رنگ کے زین پوش

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع کیا۔ حکم دیا عیادت کرنے کا...... جنازہ کے ساتھ جانے کا...... چھینک کا جواب دینے کا...... قسم پوری کرنے کا........ مظلوم کی مدد کرنے کا........ اور سلام کو رواج دینے کا...... منع کیا سونے کی انگوٹھی پہننے سے...... چاندی کے برتن میں پینے سے...... اور زین پوش سے (لال رنگ کے ریشمی) قسی ...... استبرق........ اور دیباج سے (یہ ریشمی کپڑوں کے نام ہیں)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ)

ریشمی زین پوش

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع کیا اس انگلی اور اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے (راوی کو یاد نہیں رہا کہ وہ کون سی دو انگلیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُلُوْ سِ عَلَى الْمَيَاثِرِ ☆ ''اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے''۔ راوی نے کہا قسی تو وہ کپڑا ہے جو شام اور مصر سے آتا ہے۔ اور زین پوش (میاثر) وہ ہیں جو عورتیں کجاووں پر اپنے خاوندوں کے لیے بچھاتی ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب اللباس والزینہ)

ریشمی بستر یا قالین یا بچھانے کا کپڑا

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے، چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا اور حریر اور دیبا پر بیٹھنے اور اسے پہننے سے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس)

درندوں کی کھال کے زین پوش

اوپر ایک لفظ میاثر (زین پوش) گزرا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں اس سے مراد درندوں کی کھالوں کے زین پوش ہیں اور ان کے خیال میں اس کی یہی تعبیر درست ہے۔ (دیکھیے کتاب اللباس، باب لبس القسی۔ صحیح بخاری)

احادیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ ریشم کا کپڑا مردوں کے لیے منع ہے یا جس کپڑے پر ریشم غالب ہو، جس میں ریشم کم ہو اور دوسرا سوت زیادہ تو وہ درست ہے۔

درندوں کی کھال سے مراد شیر، چیتے اور لومڑی کی کھال وغیرہ ہے۔

بعض صحابہ کی احتیاط

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا ''کیا تمہارے پاس انماط (قالین) ہیں''؟ میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا! "میرے پاس یہ کہاں"؟ آپؐ نے فرمایا اَنھا سَتکُونُ ۔عنقریب یہ ہوں گی"۔

(رسول اللہ ﷺ کے بعد) اب ہمارے پاس ایک نمط (قالین) ہے۔ میں بیوی سے کہتا ہوں "اسے مجھ سے دور رکھ" (یعنی مکروہ سمجھ کر کیونکہ یہ دنیا کی زینت ہے) اور بیوی کہتی ہے "آپؐ نے فرمایا تھا کہ "عن قریب ہوں گے"۔ (یعنی اس سے جواز نکلتا ہے) (صحیح مسلم)

ترمذی میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ پھر میں بیوی کے کہنے پر اسے چھوڑ دیتا ہوں، یعنی اسے کچھ نہیں کہتا ۔نمط سے مراد روئیں دار قالین ہے، بعض نے کہا ہودج پر ڈالنے والا کپڑا ۔بعض نے کہا اس سے پردے بنائے جاتے تھے۔

(شرح ترمذی از مولنا بدیع الزماں)

محترم قارئین! یہ ہے آرائشی پردوں، قالینوں، زین پوشوں، کجاووں وغیرہ کے بارے احادیث سے واضح ہونے والا نبوی نقطۂ نظر...... جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ تب ابھی ان شوپیسوں کا وجود ہی نہیں تھا جو اب ہر طرف بے تحاشا پھیلے ہوئے ہیں۔ مذکورہ احادیث کی روشنی میں ہم ان کے بارے میں خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ اشیائے ضرورت میں شامل ہیں یا اشیائے لایعنی میں؟

ماحصل

گزشتہ تصریحات سے یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ جو رقم ہم لایعنی، نمائشی یا غیر ضروری چیزوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اسے ضروری اشیاء پر اور فی سبیل اللہ خرچ کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس پر دس گنا اور ستر گنا اجر ملے گا۔ ان شاء اللہ۔

ایک خاتون کا نقطہِ نظر

کسی محترم خاتون سے قربانی کے بارے چند سوالات کیے گئے انہوں نے جو جوابات دیے وہ اشیائے ضرورت، غیر ضروری اشیاء اور فی سبیل اللہ خرچ کرنے کے شرعی نقطہِ نگاہ کی بہترین عکاسی کرتے ہیں:۔ ملاحظہ فرمایئے۔ یہ سوال جواب ۱۹۷۳ء میں کیے گئے۔

س:۔ کیا قربانی ہر مسلمان پر واجب ہے؟

ج:۔ صرف ان مسلمانوں پر واجب ہے جو ڈیڑھ سو روپے کی مالیت کی چیزیں اپنی ضرورت سے زائد رکھتے ہیں۔

س:۔ اصل ضرورت کون سی ہے؟

ج:۔ کھانا، کپڑا، بستر اور برتن جن کو روزمرہ استعمال کر کے کھانا تیار کیا جاتا ہے۔

س:۔ اور ضرورت سے زیادہ کون سی چیزیں ہیں؟

ج:۔ وہ بڑے بڑے برتن، میز، کرسیاں، صوفے، پلنگ وغیرہ جو ہم کبھی کبھار ضرورت کے لیے خرید کر گھروں میں رکھ چھوڑتے ہیں مثلاً پہلے لوگ بڑے بڑے دیگچے اور پیتل تانبے کے تھال، تھالیوں، کٹورے، گلاس وغیرہ درجنوں اور کوڑیوں کے حساب سے جمع کر رکھتے تھے اور اب قیمتی صوفے، قالین اور چینی اور سٹیل کے وہ ہزاروں روپے کے برتن جو عام گھروں میں دیکھے جاتے ہیں وہ کون سا گھر ہے جس میں صوفہ نہیں اور صوفہ اصل ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح خواتین کا زیور اور ہر شخص کے ہاتھ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھڑی موجود ہے۔ یہ سب اصل ضرورت نہیں ہیں۔ غریب ان کے بغیر گزارا کرتے ہیں۔

س:۔ تو کیا ان چیزوں کو بیچ کر قربانی کر دی جائے؟

ج:۔ اگر پاس پیسے نہ ہوں اور یہ چیزیں موجود ہوں تو بیچ دینے میں کیا مضائقہ ہے۔ یہ چیزیں دنیوی ضروریات کے لیے بھی تو بیچی جاتی ہیں۔ مثلاً مکان بنانے کے لیے، کسی کاروبار کے لیے۔ اگر آخرت کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بیچ دی جائیں تو کیا مضائقہ ہے۔ کیا جنت میں اپنا مکان بنوانے کے لیے ان کو بیچ ڈالنا کوئی خسارے کا سودا ہے۔ جس نے پہلے چیزیں دی تھیں وہ پھر دے سکتا ہے۔

س:۔ لڑکیوں پر قربانی واجب نہیں نا؟

ج:۔ اگر والدین نے کوئی زیور یا سامان لڑکی کے لیے وقف کر دیا ہو تو لڑکی کو بھی اس میں سے الگ قربانی دینی چاہیے۔ کیا لڑکیاں والدین سے سینکڑوں روپے کے کپڑے، اور گھڑیاں وغیرہ حاصل نہیں کرتیں اور ضد کر کے کیا کیا کام نہیں کروا لیتیں، اگر وہ چاہیں تو ان کے لیے قربانی کا انتظام ہوسکتا ہے۔

س:۔ آج کل بکرے بہت مہنگے ہیں ان کو خریدنا آسان کام نہیں؟

ج:۔ صرف بکرے مہنگے نہیں ہر چیز مہنگی ہے جو چیزیں مہنگی ہیں لیکن ہم ان کی ضرورت کے قائل ہیں ان کو جس طرح بھی ہوسکتا ہے خریدتے ہیں۔ قربانی میں بھی یہ سہولت موجود ہے کہ گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اگر گائے پانچ چھ سو کی خریدی جائے تو ہر حصہ دار کے ذمہ چھ سے کم حصے آئیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سوال وجواب زیرِ عنوان: ''ہم بہنیں ہیں''۔ بتول جنوری ۱۹۷۳ء، جلد نمبر ۱۶، شمارہ ۳ میں ادارہ کی جانب سے شائع ہوئے، اس وقت مجلس ادارت میں محترمہ آپا حمیدہ بیگم، زبیدہ بلوچ اور سلمیٰ یاسمین نجمی شامل تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیائے ضرورت کے سلسلے میں اسلام کے مطلوبہ معیار کو اپنانے کے لئے

مال

انسان کی حقیقی ضرورت ہے اس کو کمائیں حلال ذریعے سے، خرچ کریں اعتدال سے، اور بچائیں اپنے بچوں اقربا اور دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے۔ ہمیں چاہئے کہ مال سے اپنی حقیقی ضروریات پوری کریں۔ اپنے رشتہ داروں اور اہلِ محلّہ کی ضرورت پوری کریں۔ لیکن نہ احسان جتائیں، نہ بیگار لیں، نہ دباؤ ڈالیں، نہ دکھاوا کریں۔ نہ اظہارِ فخر کریں، غیر مستحق کی مدد کریں۔ مانگنے والوں کو کمانے کی ترغیب دیں۔ مساجد، مدارس، یتیم خانے، رفاہِ عامہ کے دیگر اداروں کی مدد اِن کی تحقیق کے بعد کریں .... عرس، گیارھویں، عید میلاد النبیؐ اور ایسی ہی غیر شرعی تقریبات کے لئے مانگنا عام رواج بن چکا ہے۔ یہ غیر شرعی بھی ہیں اور غیر ضروری بھی، ان پر خرچ مت کریں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی بھوک، حصولِ تعلیم کی ضرورت، کپڑے کی ضرورت، علاج کی سہولت جیسی بنیادی ضروریات زیادہ اہم ہیں لہٰذا استطاعت ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو محروموں کو کھانا کھلائیں، کپڑے پہنائیں، مکان دلوائیں، علاج کروائیں، تعلیم دلوائیں، سواری مہیا کریں، بستر دیں، بے روزگار کو روزگار دلوائیں کیونکہ مسلمان وہ
- ہے جو دوسروں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

علم وهنر

- علم و ہنر اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے۔اس سے مقصود انسان کی خیر خواہی ہونا چاہیئے۔کسبِ معاش علم و ہنر کا اضافی انعام تصور کریں۔علم و ہنر سیکھنے والا نادار ہو تو اس کے معاوضہ میں تخفیف کریں۔تحصیلِ علم و ہنر میں جائز و ناجائز کا ضرور خیال رکھیں۔ اداکاری، مصوری، موسیقی، سودی نظام پر مشتمل بینکاری نظام، بیوٹی پارلر، شراب اور دیگر حرام اشیاء کی تجارت نہ کریں ۔دوسروں کو علم و ہنر سکھا کر انہیں بھی کسبِ معاش کے قابل بنائیں۔

جانور

اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں اور باعثِ زینت و جمال بھی...... یہ ایک ایسی ملکیت ہے
- جو اپنی قیمت برقرار رکھتی ہے جانور کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔ جانوروں کو کھلا مت چھوڑیں کہ دوسروں کو نقصان پہنچاتے پھریں۔ دودھ دینے والے یا سواری والے
- جانور سے دوسرے کو بھی فائدہ اُٹھانے کا موقع دیں۔جانور کا ہدیہ لینا اور دینا سنت ہے۔کتا یا نجس جانور گھر میں رکھنا منع ہے۔

کھیت یا زمین

ایک ایسی ملکیتی چیز جو اپنی قیمت برقرار رکھتی ہے اور مزید آمدنی کا ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسے اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھیں اور اس سے حقوق اللہ اور حقوق العباد ضرور ادا کریں۔اس طرح ان کی کثرت پر تشکر کا اظہار کریں۔

فرنیچر

یہ سراسر ایک تکلّف ہے،اس کے بغیر بھی زندگی آسانی سے گزر سکتی ہے۔دیکھا دیکھی مت خریدیں۔ضرورت کا تعین کر کے خریدیں۔فرنیچر پر غیر اسلامی نقش ونگار نہ ہوں۔سادہ ہو اتنا پر تکلف نہ ہو کہ دوسروں پر ہماری امارت کا رعب پڑے۔

رسائل و جرائد

دینی کتب کا مطالعہ کارِ ثواب ہے اور یہ اس زندگی کے بعد کی زندگی کے مسائل سلجھانے کے لئے بہترین معلم ہے جو رسائل وجرائد لادینی افکار کی تشہیر کریں۔تصاویر کی نمائش کریں،بے حیائی کو فروغ دیں،ان سے گھروں کو پاک رکھنا ضروری ہے ۔کچے ذہن کے نوجوان لڑکے،لڑکیاں ان رسائل کے مضامین اور عریاں تصاویر کی تقلید کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ایسے رسائل خریدنا برائی میں حصہ لینا اور اس سے تعاون کرنا ہے،اس لئے ان کا مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ ان کا سیلاب رک سکے ،البتہ دینی کتب و رسائل حسبِ استطاعت خریدیں،دوسروں کے نام جاری کروائیں تحفہ دیں،لائبریریاں قائم کریں،لکھنے کا ذوق ہو تو لکھیں تاکہ آپ کا وسیع پیمانے پر تبلیغ ہو سکے۔

بستر

ضرورت سے زائد نہ بنائیں۔یہ بنیادی ضرورت ہیں ،ہر فرد کے لئے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بستر کے ساتھ دوسرا بستر مہمان کی ضرورت کے لئے بنا لینا چاہیے۔ ریشمی بستر، تکئے اور گدے کا استعمال پسندیدہ نہیں ہے۔ جائے نماز بھی سادہ استعمال کرنا چاہیئے۔

- ضرورت مندوں کو بستر مستعار دیں یا ہبہ کر دیں۔

لباس

- جو ستر کے تقاضے پورے کرے۔ جانداروں یا غیر مسلموں کے مذہبی شعار کی تصاویر اس پر نہ ہوں، بغیر سوچے سمجھے بلا ضرورت نہیں خریدنا چاہیے۔ ڈیزائن اور سلائی میں مرد عورتوں سے مشابہت والا اور عورتیں مردوں سے مشابہت والا لباس نہ پہنیں۔ طبیعت چاہے تو کام کاج کے لئے الگ کپڑے بنائے جا سکتے ہیں۔ استری، سلائی، دھلائی اور کپڑے کے انتخاب میں نفاست پسند ہونا اسراف نہیں۔ نہ ہی سادگی کے منافی ہے۔ قیمتی لباس اس لئے مت پہنیں کہ لوگ تعریف کریں گے۔ آنے جانے کے لئے سادہ لباس پہنیں۔ عورتیں باہر نکلنے کے لیے آواز دار، شوخ رنگ، اونچی ایڑیوں والی جوتی نہ پہنیں ورنہ لوگوں کی نظریں خواہ مخواہ ادھر اٹھیں گی۔ برقع اندرونی
- زینت کو چھپانے کے لئے ہوتا ہے، اس لئے شوخ، قیمتی اور ڈیزائن دار نہ ہو۔ ایسا دوپٹہ جس سے سر کے بال نظر آئیں مت اوڑھیں۔ گھر کی چار دیواری میں عورتیں قیمتی
- ، بھڑکیلا، شوہر کے من پسند اور زیب وزینت سے آراستہ لباس پہن سکتی ہیں۔ بیرونِ خانہ سادگی پیشِ نظر رہنی چاہیئے۔ بچوں کے کپڑے تیار کرتے ہوئے بھی اسلامی حدود کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر معاشرے میں آپ کی حیثیت بارسوخ مثلاً افسر، حاکم، معلم، صاحبِ علم ہونے کے ناطے ہے تو یہ ملحوظ رکھیں کہ لوگ آپ کی تقلید کریں گے، اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادگی بدرجہ اولیٰ پیشِ نظر رکھیں۔گھر کے دوسرے ماتحت افراد نوکر، خادم، یتیم سب کو اپنے معیار کے مطابق لباس پہنائیں۔اپنے کم قیمت لباس والے افراد کی طرف زیادہ توجہ دیں تاکہ وہ احساسِ کم تری کا شکار نہ ہوں۔دوسروں کو بھی گاہے گاہے لباس کا تحفہ یا صدقہ دیتے رہیں۔

بناؤ سنگھار

یہ خواتین کا خصوصی وصف ہے۔اس لئے دورانِ خانہ ہر قسم کا بناؤ سنگھار کرسکتی ہیں البتہ جسمانی تخلیق میں تبدیلی کرنے والی زینت سے منع کیا گیا ہے مثلاً بھنوؤں کے بال اکھیڑنا، ناخن بڑھانا، دانت رگڑ کر خوبصورت کرنا ،بال کاٹنا وغیرہ۔جسم کے اعضاء کی بغیر کسی جسمانی تبدیلی کے آرائش کرنا یا عضویاتی تقویت پہنچانے والی اشیاء استعمال کرنا جائز ہے بلکہ تاکید کی گئی ہے مثلاً سرمہ لگانا۔کنگھی کرنا ،خوشبوؤں کا استعمال ،مسواک ،بال لمبے کرنے کے لئے مختلف شیمپو وغیرہ کا استعمال۔ایسی آرائشی چیزیں جن سے بدن پر تہ جم جائے مت استعمال کریں مثلاً لپ اسٹک اور نیل پالش وغیرہ۔گندے رہنا،نفاست سے گریز کرنا جسمانی حسن کا ضیاع ہے،زیور کی نمائش سے پرہیز کریں،اس سے محروم لوگوں میں بھی حصولِ زیور کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ عورتیں زیور کا استعمال حسبِ استطاعت کرسکتی ہیں۔زیور کی سالانہ زکوٰۃ ادا کریں۔ بیرون خانہ بجتا زیور پہننا منع ہے۔زیور اور بناؤ سنگھار نسوانی حسن کا مظہر ہے،بنیادی ضرورت نہیں لہٰذا میسر نہ ہو تو احساسِ کمتری میں مبتلا مت ہوں۔مرد ریشمی لباس اور زیور استعمال نہ کریں۔خوشبو بے رنگ استعمال کریں۔خواتین جیسا لباس نہ پہنیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داڑھی مت کٹوائیں۔ سیاہ خضاب استعمال نہ کریں، ایک دن کا ناغہ کر کے کنگھی کریں۔

مکانات

مکان کا مقصد موسمی اثرات سے بچاؤ، اشیاء ضرورت کی حفاظت اور راحت و سکون ہے۔ حسبِ پسند، حسبِ استطاعت، حسبِ ضرورت بنائیں لیکن یہ ضرور یاد رکھیں کہ بے جا تزئین و آرائش سے پرہیز کریں۔ مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ کمرے یا حصے بنائیں اگر الگ کمروں اور حصوں کی استطاعت نہ ہو تو کپڑے وغیرہ کی آڑ کر کے الگ الگ حصہ بنالیں۔ ہر چیز میں سادگی کا خیال رکھیں۔ زائد از ضرورت مکانات عاریتاً ضرورت مندوں کو دے دیں، کرایہ بھی وصول کر سکتے ہیں لیکن کرائے دار کی مالی حیثیت دیکھ کر، اس کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔

غذا

حلال وحرام کا خیال رکھیں، کھانا تیار کرنے کے لئے مشینوں کی مدد لینا اسراف ہے نہ تعیش نہ دکھاوا۔ کھڑے ہو کر مت کھائیں۔ کھانے پینے کے الگ الگ برتنوں کے استعمال کے بجائے ایک ہی برتن میں مل کر کھائیں۔ گرا ہوا کھانا اٹھا کر صاف کر کے کھالیں۔ گلیوں، بازاروں میں چلتے پھرتے کھانا بدتہذیبی بھی ہے اور محروم لوگوں کو دکھاوا بھی۔ پڑوسی کو بھی کچھ نہ کچھ کھانے کی چیز بھیجتے رہا کریں۔ مہمان کے لئے پرتکلف کھانے کا اہتمام کرنا انبیاء کی سنت ہے۔ دعوت کرنا اسلامی اخوت کی علامت ہے، غیر اسلامی تقریبات کا بائیکاٹ کریں۔ اسلامی تقاریب پر خوشی کا مظاہرہ کریں مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدین، نکاح، ولیمہ، بچے کی پیدائش، عقیقہ، روزہ افطار کرانا، کسی کامیابی یا خوشی کے حصول پر تقریب کا انعقاد کرنا۔

جدید مصنوعات یا مشینیں

اسلام آسانی کا دین ہے اور وقت کی مروجہ مصنوعات سے فائدہ اٹھانا اس کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ استطاعت کے باوجود آسائشوں سے فائدہ نہ اٹھانا نفس پر ظلم ہے۔ جہاں تک میسر ہو راحت اور سہولت پہنچانے والی مصنوعات استعمال کریں۔ ہمارے رسول ﷺ نے اس آدمی کو سفرِ حج پر سواری ہونے کے باوجود جو اس کے پاس تھی پیدل جا رہا تھا اسے سوار ہونے کی تلقین فرمائی۔ جدید آلات یا مصنوعات کا استعمال نمائش یا آرائش کی بجائے آسائش کی نیت سے کرنا چاہیے، ایسی مصنوعات جو غیر اسلامی افعال کے لئے استعمال ہوتی ہیں مت خریدیں مثلاً ٹی وی، کیمرہ، وی سی آر وغیرہ۔

الغرض

ہمیں چاہیے کہ اشیاء کی خریداری یا استعمال کے وقت ذہن کے ترازو میں تول لیں کہ ان کی واقعی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟ ان کے بغیر حقیقی تکلیف تھی یا تصوراتی؟ کہیں دوسروں پر اپنی امارت کا اظہار تو مقصود نہیں؟ کہیں مقصد صرف آرائش ہی تو نہیں؟ اس چیز کے بغیر وقت، پیسہ، عبادات و اطاعت میں نقصان ہو رہا تھا یا اس کی آمد کے بعد یہ نقصان وقوع میں آ رہا ہے...... ہمیں فیصلہ اپنے دل اور دماغ سے کروانا ہے تاکہ اصل مقصدِ حیات (عبادت و اطاعت) نظروں سے اوجھل یا کمزور نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داعی اور اشیائے ضرورت

ایک داعی اور عام انسانوں میں اس لحاظ سے بہت فرق ہے کہ داعی خود دعوی کرتا ہے کہ وہ اسلام کو نظریہ حیات کے طور پر مانتا ہے اور جو تعلیمات اسلام نے پیش کی ہیں وہ انسانیت کے لیے سرتا پا خیر ہیں...... نیز وہ دوسرے لوگوں کو بھی دعوت دیتا ہے کہ وہ اس کی طرح اسلام کو اپنا نظریۂ عبادت تسلیم کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے داعیانِ دین ہی کے لیے فرمایا ہے کہ

﴿لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (الصف)

''تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں''۔

اگر ہم صحابہ کرام، امہات المومنین اور صحابیات کی زندگی کا گہری نظر سے مطالعہ کریں تو یہ صاف نظر آئے گا کہ انہوں نے سنت نبوی ﷺ سے اپنے ہر کام کو مربوط رکھا، ان کا عمل اسلامی تعلیمات پر اتنا پختہ اور واضح تھا کہ غیر مسلم ان کی صورت چلتا پھرتا اسلام اور اس کے ثمرات کو دیکھتے اور مسلمان ہو جاتے۔ایک داعی اگر اسلام کے کسی حکم پر عمل نہیں کرتا تو گویا وہ جن لوگوں پر اسلام کی دعوت پیش کرتا ہے انہیں اپنے عمل سے یہ کہتا ہے کہ دین صرف بتانے اور سنانے کے لیے ہے۔عملی طور پر اپنانے کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔اس کے قول وعمل کی یہ دورنگی نظریہ اسلام کی حقانیت کوٹھیس پہنچانے میں بنیادی کردارادا کرتی ہے۔دورِ حاضر میں یہ ایک المیہ ہے کہ خود داعیانِ دین کی زندگی کے اکثر گوشے مادہ پرست لوگوں سے بھی کہیں زیادہ مادی زندگی کے اسیر نظر آتے ہیں۔ ہونا تا یہ چاہیے کہ داعی اوراس کے اہل خانہ...... گھر میں...... دفتر میں...... بازار میں ...... سکول میں...... شادی وغمی کی تقریبات میں...... ہر جگہ سنت سے اس قدر قریب ہوں کہ دیکھنے والا پہلی نظر میں جان جائے کہ یہ شعوری مسلمان ہے۔

داعی کے گھر میں داخل ہوتے ہی احساس ہو کہ یہ مادہ پرستوں کی دنیا سے مختلف دنیا ہے۔

ہر قسم کے طبقہ...... یا تقریبات میں...... یا عام حالت میں داعی اوراس کے اہل خانہ کا لباس دیکھ کر بے اختیار دیکھنے والے اعتراف کریں کہ یہ لوگ اسلام جیسے اعلیٰ مقصد کے لیے اپنی خواہشات قربان کر چکے ہیں۔

ایک داعی کے گھر کا کھانا چاہے وہ کسی اہم تقریب یا مہمانوں ہی کے لے کیوں نہ ہو،لوگوں پر یہ ظاہر کرے کہ اس کھانے کوکھلانے والے ہاتھ سنتِ نبوی ﷺ کی اتباع کے پابند ہیں۔

داعیانِ دین اوران کی ضروریات زندگی کے حوالے سے مولنا شبیر احمد منظر قدوسی (انڈیا) نے ایک مضمون ''دعوتِ اسلامی کا کام کیوں نہیں ہوتا؟'' کے نام سے سپردِ قلم کیا ہے۔زیرِ نظر سطور میں اس کا اختصار پیش کیا جارہا ہے۔وہ لکھتے ہیں:۔

عام انسانوں کی طرح داعی کی زندگی میں تین چیزیں داخل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(1) ضرویاتِ زندگی (2) لوازماتِ زندگی (3) مقصدِ زندگی۔

ضروریات زندگی میں تین چیزیں داخل ہیں۔ روٹی، کپڑا اور مکان۔ ایک داعی جائز و ناجائز کی چند حدیں قائم کر کے ان کے استعمال پر غور و فکر نہیں کرتا...... اگر داعیانہ نظر سے دیکھیں تو یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ دعوتِ اسلامی کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے والی یہی چیزیں سرِ فہرست ہیں۔

روٹی: جائز اور حلال غذا کے حصول میں داعی جتنی محنت کرتا ہے۔ اس کے استعمال میں اتنی محنت نہیں کرتا۔ ایک داعی اپنا پیٹ سادہ غذا سے بھی بھر سکتا ہے اور مرغن غذا سے بھی۔ شریعت نے جائز حدود کے اندر اس کی اجازت دی ہے، لیکن دعوتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوگا۔

☆ سادہ غذا کے حاصل کرنے اور استعمال کرنے کی نسبت بہتر غذا کے حصول، اس کے بنانے اور استعمال کرنے میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔

☆ سادہ غذا کی نسبت بہتر غذا پر زیادہ پیسہ خرچ ہوتا ہے۔

☆ بہتر غذا کی طلب بہترین کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی اسی کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ سادہ غذا کی اہمیت ذہن سے غائب ہو جاتی ہے۔

☆ یہ عادت یہاں تک بڑھتی ہے کہ کافی روپیہ، وقت کا بیشتر حصہ اور ذہنی صلاحیت کی بڑی مقدار بھی بے دریغ خرچ ہو جائے تو نقصان کا احساس نہیں ہوتا۔

☆ متعلقین کی مدارات پر بے دریغ خرچ کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ بیوی بچے بھی اس چاٹ کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں۔

☆ یار دوستوں کی محفل میں غیر محسوس طریقہ پر بیوی، بچوں، اور خود اپنی پسندیدہ غذاؤں کا تذکرہ لبوں پر آنے لگتا ہے۔ نتیجة یہ کہ گھر انواع واقسام کی چیزوں سے بھرا رہتا ہے۔ ہر روز صبح اٹھتے ہی یہ فکر ہوتی ہے کہ کیا پکایا اور کھایا جائے۔

ذرا حساب لگایئے وہ شخص جو زندگی کے ایک ایک لمحہ کو قیمتی سمجھ کر دین حق کی اقامت کے لیے جدوجہد کا ارادہ رکھتا ہے، اس ایک غذا کے مسئلہ نے اس کا کتنا وقت، کتنا پیسہ اور کتنی صلاحیت سلب کر لی ہے۔

کپڑا

شریعت نے جائز حدود کے اندر اجازت دی ہے کہ موٹے جھوٹے سیدھے سادھے، کم قیمت کپڑے پہنے جائیں یا قیمتی، اعلیٰ اور بڑھیا سلائی والے۔ لیکن داعیانہ نقطۂ نظر سے لباس کو اہمیت نہ دی جائے تو داعی کی نفسیات میں یہ بات بیٹھنا شروع ہو جاتی ہے۔

☆ لوگ مختلف مواقع پر مختلف لباس پہن کر اپنے اثرات ڈالتے ہیں لہٰذا دعوتی کام میں بھی لباس کو مددگار کی حیثیت دے لینا چاہیے۔ اس کے بعد بڑے لوگوں، درمیانی سطح کے لوگوں، عام لوگوں کے پاس جانے، اور ہر تقریب کی مناسبت سے الگ الگ لباس بننے لگتا ہے۔ یوں الماریاں کپڑوں سے بھر جاتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر جاتی ہیں۔

☆ کسی کا اچھا لباس دیکھ کر اس کا شجرہ معلوم کرنے ...... اسے ٹٹول کر دیکھنے کے بعد یہ کوشش کہ یہ کپڑا میرے پاس بھی ہونا چاہیے۔

☆ پھر اچھا کپڑا پہن کر یہ خواہش ابھرنے لگتی ہے کہ لوگ دیکھیں اور تعریف کریں۔ تاکہ بتا سکیں کہ یہ کپڑا فلاں ہے۔ فلاں نے سیا اور اتنی قیمت میں سلائی ہوئی ہے۔ وغیرہ

☆ اس مزاج کے اثرات بیوی بچوں میں بھی آ جاتے ہیں۔ وہ جب بازار، رشتہ دار، کسی سہیلی یا پڑوس یا کسی تقریب پر جاتے ہیں، ذہن میں کپڑوں کی رنگت، ڈیزائن اور تراش خراش کی ایک دنیا بسا کر لاتے ہیں اور اپنے سرپرست سے اپنی فرمائش پوری کرا کر ہی دم لیتے ہیں۔

☆ اس طرح لباس کا مسئلہ داعی کی توجہ، پیسہ، وقت اور صلاحیت اور اس کے گھر کو ایک رخ دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

مکان

داعی کی کوشش ہوتی ہے کہ مکان حلال کمائی سے بنایا جائے لیکن اس کا رنگ ڈھنگ کیسا ہو، اس کی اسے کوئی پروانہیں ہوتی۔ داعیانہ جذبہ کے تحت مکان کے ساتھ معاملہ نہ کرنے سے یہ نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

☆ مکان میں ذرا سی رنگا رنگی پیدا کر لی جائے تو کیا حرج ہے۔ پہلے چٹائی تھی، اب چاندنی ہو گئی ہے۔ چاندنی سے معمولی قالین، معمولی قالین سے قیمتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالین آ گیا۔

☆ دیواروں پر تصاویر، نہ سہی پینٹنگ لگا لی جائے۔

☆ شوکیس خالی کیوں رہیں۔ ان میں خوب صورت برتن، ٹی سیٹ، اور کھلونے وغیرہ سجا لیے جائیں۔

☆ آج کل ٹی وی کے بغیر زندگی ادھوری ہے، ٹی وی آ گیا تو وی سی آر لینے میں کیا حرج ہے۔

☆ صوفہ سیٹ، کرسیاں، پلنگ، نرم گرم بستر، گاؤ تکیے، خوبصورت چادریں وغیرہ کے بغیر زندگی کا کیا مزہ۔

الغرض داعی الی اللہ کے گھر کی چیزوں کی فہرست اتاری جائے تو یہ اتنی ہی لمبی بنے گی جتنی ایک مادہ پرست کے گھر کی۔ یہ بات ابھی کہاں ختم ہوئی۔ یہ مزاج بڑھتے بڑھتے کہاں تک پہنچ گیا، اسے بھی ایک نظر دیکھتے چلیے۔

☆ ان چیزوں کا عادی ہو جانے کے بعد داعی کے لیے دعوتی میدان میں تنگی ذہن یا صرف چٹائیوں پر سونا دوبھر ہو جاتا ہے۔

☆ کسی کا آرائش سے خالی گھر ایک نظر نہیں بھاتا۔

☆ گھر سے باہر جائیں تو واپسی میں گھر کی زیبائش کے لیے دو چار چیزیں ضرور خرید لائیں گے۔

☆ کسی کے گھر میں نئی چیز دیکھ کر پورے انہماک سے اس کا شجرہ معلوم کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ بیوی، بچوں کو زیب و زینت کے بغیر گھر کھنڈر نظر آئے گا۔

☆ دوسروں کے گھروں کا جائزہ لیا جائے گا کہ کہیں ان کا گھر میرے گھر سے آگے تو نہیں بڑھ گیا۔

ممکن ہے یہ کہا جائے کہ ضروریاتِ زندگی کے بارے جو کچھ کہا گیا یہ مبالغہ ہے۔ یہ عمل روزانہ نہیں دہرایا جاتا۔ سوال روزانہ کرنے یا کبھی کرنے یا کبھی کبھار کر لینے کا نہیں بلکہ اس مزاج کا ہے جو داعی کے اندر پیدا ہو گیا اور غیر محسوس طور پر پختہ ہوتا جا رہا ہے۔

لوازماتِ زندگی

یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بغیر بھی آدمی زندگی گزار سکتا ہے۔ روٹی، کپڑا، مکان کو اپنی حد کے اندر رکھا جائے تو یہ ضروریات زندگی بن کر رہتی ہیں اور اگر ان کی لگام ڈھیلی چھوڑ دی جائے تو یہ لوازماتِ زندگی کی سرحد میں داخل ہو جاتی ہیں۔ لوازماتِ زندگی شیطان کی آنت کی طرح نہ سکڑتی ہیں، نہ ان کا سرا ملتا ہے۔ لوازمات زندگی کے پیچھے بھاگنے والے کا ضروریات سے کبھی جی نہیں بھرتا، نہ وہ کسی حد پر جا کر رکتا ہے مثلاً

بھوک کی ضرورت دال روٹی سے پوری کی جا سکتی ہے۔ اسے لوازمات میں شامل کرنے کی صورت بہت سی مرغن غذائیں پیٹ میں جانے کے بعد بھی منہ کا ذائقہ بدلنے کے لیے...... فلاں ڈش بھی چکھ لوں تو کیا حرج ہے،...... کی کیفیت طاری رہتی ہے۔

تن ڈھانکنے کی ضرورت معمولی کپڑوں سے بھی پوری ہو جاتی ہے جب یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوازمات میں شامل کر لیا جائے تو پھر قیمتی سے قیمتی کپڑوں پر بھی انسان مطمئن نہیں ہوتا۔

سر چھپانے کی ضرورت معمولی سا مکان بھی پوری کر دیتا ہے لیکن جب ضرورت کی حد کو توڑ دیا جائے تو لوازمات کا ایک ایسا سیلاب آ جائے گا جس کے آگے بند باندھنا کسی کے بس میں نہیں ہوگا۔

ضروریاتِ زندگی اور لوازماتِ زندگی کی سرحدیں اتنی قریب ہیں کہ اگر داعی کے اندر داعیانہ جذبہ پختہ نہ ہو اور اس کی پوری توجہ دعوتی کام کام پر نہ لگی ہو تو پلک جھپکنے ہی میں ادھر سے پھسل جائے گا۔ اور ایسا پھنسے گا کہ لوازماتِ زندگی کے مقابلے میں دعوتی کام کی اہمیت کم ہونے لگے گی۔

مقصدِ زندگی

ایک داعی کا مقصدِ زندگی نہ ضروریاتِ زندگی کا حصول ہے نہ لوازماتِ زندگی کے پیچھے بھاگنا بلکہ اس کا مقصدِ زندگی یہ ہے کہ جان کی ایک ایک رمق، صلاحیتوں کا ایک ایک گوشہ، وقت کا ایک ایک لمحہ، کمائی کا ایک ایک پیسہ، علم کا ایک ایک حرف، غرض کہ ساری زندگی اپنے تمام گوشوں کے ساتھ دعوت الی اللہ کے کام پر لگ جائے۔

ایک داعی روٹی، کپڑا اور مکان کے لیے تگ و دو صرف اس لئے کرتا ہے کہ اس کے بغیر زندہ رہنا مشکل ہے اس لیے نہیں کہ یہ مقصدِ زندگی میں شامل ہے۔

ایک داعی واقعی لوازمات زندگی میں گھر چکا ہے۔ اس کیفیت کو معلوم کرنے کا آسان ذریعہ یہ ہے کہ جب اسے دعوتی کام کے لئے پکارا جائے تو تھکے دل و دماغ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھکے جسم، بند ہوتی ہوئی آنکھوں، بچے کھچے وقت اور حقیر سی رقم کے ساتھ اس عظیم کام کے لیے آئے اور بار بار پہلو بدل کر گھڑی دیکھتا رہے تو جان لیجئے کہ لوازماتِ زندگی نے اسے جکڑ لیا ہے۔ اسی شخص کو جب دنیا کی متاع حاصل کرنے کے لیے بلایا جائے تو کھلی آنکھیں، چالاک ذہن، لپکتے قدم، دل کی پوری آمادگی اور وقت کے بڑے حصہ کو لگانے پر آمادہ اور آگے بڑھ بڑھ کر نمایاں ہونے کے جذبہ کے ساتھ آئے تو سمجھ لیجیے کہ یہ لوازماتِ زندگی کا اسیرِ بلا ہے۔ (بہ شکریہ ہفت روزہ آئین)

نوٹ: دراصل راقمہ نے آئین سے پورا مضمون نکال کر رکھ لیا تھا اور رسالہ کسی طرح ضائع ہوگیا۔ جن صفحات پر یہ مضمون تھا ان پر تاریخ درج نہیں تھی۔ البتہ مدیر محترم نے اوپر نوٹ لکھا تھا کہ اپریل ۱۹۸۷ء میں ہم ان کا مضمون ''دعوت دین اور اپنا گھر'' شائع کر چکے ہیں۔ اب ان کی اس نئی تحریر کو ہم آپ کے سامنے لانے میں تاخیر نہیں کر رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

☆ قرآن حکیم
☆ صحیح بخاری
☆ صحیح مسلم مع شرح نووی
☆ سنن ترمذی مع شرح مولانا وحید الزماں
☆ سنن ابی داؤد
☆ مسند احمد بن حنبل
☆ ریاض الصالحین
☆ سیرۃ عمر رضی اللہ عنہ
☆ سیرۃ امام ابن حزم.....عبدالحلیم العویس
☆ سیرۃ النبی، جلد دوم.....مولانا شبلی نعمانی
☆ فقہ عمر رضی اللہ عنہ.....رواس قلعجی۔ مطبوعہ معارف اسلامی لاہور۔
☆ حیاۃ الصحابہ.....مولانا عبدالرؤف رحمانی۔ جھنڈانگری
☆ تذکار صحابیات.....طالب ہاشمی
☆ نکاح کے مسائل.....ابوحمزہ محمد اقبال کیلانی
☆ قیامت کی ہولناکیاں.....عبدالملک الکلیب
☆ ماہنامہ بتول، جنوری ۱۹۷۳ء
☆ ہفت روزہ آئین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت

کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر..........اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا..........زائد ملے تو اللہ تعالی کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر و حجاب..........اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے..........کفالت بہ کسب حلال.....حفاظت اوامر و نواہی..........اور امارت و خلافت کا علم حاصل کر.....اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا..........

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست کتب

☆ ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم' منزل بہ منزل	محمد مسعود عبدہٗ
☆ علیم وخبیر کے نام خطوط	محمد مسعود عبدہٗ
☆ مدینہ منورہ (اسماء فضائل مساجد)	محمد مسعود عبدہٗ
☆ شہادتین......توحید ورسالت	محمد مسعود عبدہٗ
☆ خطوطِ مسعود	محمد مسعود عبدہٗ
☆ شہادت گہ الفت میں	ام عبد منیب
☆ طاؤس ورباب	ام عبد منیب
☆ لواء الجھاد	ام عبد منیب
☆ منگنی اور منگیتر	ام عبد منیب
☆ بری اور بارات	ام عبد منیب
☆ بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق	ام عبد منیب
☆ دیور اور بہنوئی	ام عبد منیب
☆ عورت اور میکہ	ام عبد منیب
☆ ساس اور بہو	ام عبد منیب
☆ رشتے کیوں نہیں ملتے	ام عبد منیب
☆ عورت وفات سے غسل وتکفین تک	ام عبد منیب
☆ بیوہ کی عدت	ام عبد منیب
☆ ٹی وی گھر میں کیوں؟	ام عبد منیب
☆ تصویر ایک فتنہ	ام عبد منیب
☆ غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم	ام عبد منیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ پتنگ بازی موسمی تہوار یا...... ام عبد منیب
☆ غضِ بصر اور مرد حضرات ام عبد منیب
☆ شب برات ام عبد منیب
☆ اپریل فول ام عبد منیب
☆ کرکٹ اسلامی ثقافت کے آئینے میں ام عبد منیب
☆ ممتا کے بول (لوریاں) ام عبد منیب
☆ اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن) بیگم و محمد مسعود عبدہ
☆ اور شطونگڑا ہار گیا محمد مسعود عبدہٗ
☆ ننھے حارث کا خواب محمد مسعود عبدہٗ
☆ تاج پوشی محمد مسعود عبدہٗ
☆ حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی ام عبد منیب
☆ پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے) ام عبد منیب
☆ رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت ام عبد منیب
☆ پورا تول ام عبد منیب
☆ وہ چاول تھے ابنِ مسعود

سیل پوائنٹ:۔ موبائل:0300-4270553
اسلامک کمپیوٹرز، دوکان نمبر 62 منصورہ مارکیٹ ملتان روڈ لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری مطبوعات

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں
بسم اللہ دعا دوا شفا
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (حصہ اول)
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادتین...... توحید ورسالت
شہادت گہ الفت میں
مسلمانوں کا فکری اغوا
نصابی صلیبیں
طاؤس ورباب
لواء الجہاد
والفجر
ٹی وی گھر میں کیوں؟
نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں
تصویر ایک فتنہ
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
پتنگ بازی موسمی تہوار یا
شب برات
ویلنٹائن ڈے
کرکٹ
اپریل فول

معاشرتی مسائل

بیوہ کی عدت
نسوانی بال اور ان کی آرائش
صنف مخالف کی مشابہت
اشیائے ضرورت کا معیار

منگنی اور منگیتر
غض بصر اور مرد حضرات
رشتے کیوں نہیں ملتے
بری اور بارات
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
دیور اور بہنوئی
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت وفات سے غسل وتکفین تک
مسائل طہارت اور خواتین
ستر وحجاب اور خواتین
سیدہ خدیجہ بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ
نکاح کوئیز

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)
اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)
ننھے حارث کا خواب
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
چوزہ کہانی
تاج پوشی
دو خط
اور شطو گڑ ہار گیا
تین حروف

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ